﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد14 — جمعۃ المبارک 09/مارچ2007ء — شمارہ10

19/صفر 1428ہجری قمری ❁ 09/امان 1386 ہجری شمسی

امام کی پیروی کرو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب امام نماز میں تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوۃ فی السطوح حدیث نمبر 368.

وکتاب الاذان باب انما جعل الامام حدیث نمبر 648)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔

اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اس کے شوق میں سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا

روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔ یہودیت کی خصلت مٹادی جائے گی۔ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے

’’اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے کلام میں موکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ مَیں اُس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سیّد الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (المزمل:16)۔ سو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگتر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیّت مسیح ابن مریم کی پاکر اُسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعُود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھے والوں کے لئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پُرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔

’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا‘‘۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اِس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیّت کی خصلت مٹادی جائے گی اور ہر ایک حق پوش، دجّال، دنیا پرست، یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حُجّت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اِسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اِسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رَوبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلّف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کے غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے‘‘۔ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 6تا 13)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں

❁...... **ربوہ:** الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شماروں میں شائع ہونے والی رپورٹس میں پہلے بھی کئی بار اس تکلیف دہ حقیقت کا ذکر کیا گیا ہے کہ ربوہ سرکاری انتظامیہ کے ہاتھوں ناانصافی اور بے توجہی کا شکار ہے۔ تعمیر و ترقی تو درکنار، ربوہ کے مکین بنیادی شہری سہولیات سے بھی محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔ سڑکوں کی حالت اس قدر خراب ہے کہ بعض مقامات پر تو سائیکل اور رکشہ سواروں کو سڑک سے اتر کر پیدل چلنے والوں کے لئے مخصوص راستہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اس سے پیدل راہگیروں کے لئے خطرناک صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ بہت سے حادثات بھی سڑکوں کی اس حالت کے باعث ہو چکے ہیں۔ روزنامہ پاکستان نے 23 رمئی 2006ء کی اشاعت میں جو خبر دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا محض اتفاقیہ نہیں، بلکہ یہ بے توجہی سرکاری اہلکاروں کی طرف سے ظلم اور زیادتی کا ایک اورانداز ہے۔ مذکورہ خبر میں لکھا ہے:

''تحصیل ناظم سردار زادہ ذوالفقار علی شاہ نے چناب نگر (ربوہ، ناقل) میں تعمیر و ترقی کے تمام کاموں پر پابندی لگا دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ پابندی تب تک عائد رہے گی جب تک قادیانی جماعت تمام سڑکیں، تمام Green Belts اور تمام گراؤنڈ تحصیل کونسل کے نام نہیں کر دیتی۔ اس کے علاوہ انہوں نے ربوہ میں تعمیرات و مرمت کے لئے مختص رقوم کے خرچ پر بھی پابندی عائد کر دی ہے''۔ یہ صورتحال تادم تحریر تبدیل نہیں ہوئی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ربوہ میں واقع میدان اور گراؤنڈ جماعت احمدیہ کی ملکیت ہیں جنہیں باقاعدہ خرید کیا گیا ہے۔ تحصیل انتظامیہ کا یہ مطالبہ کہ یہ قطعات زمین اس کے نام منتقل کر دئے جائیں، سراسر بے بنیاد اور بلا جواز ہے۔ پھر اس بلا جواز مطالبہ کی بنیاد پر وہ تمام ترقیاتی کام روک دینا جو چنیوٹ تحصیل انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے، ظلم اور زیادتی کے سوا کچھ نہیں۔ جب تحصیل انتظامیہ کو اس طرف توجہ دلائی جائے تو معمول کا جواب جو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم صرف ان کاموں پر خرچ کرتے ہیں جو ربوہ کی بلدیہ کونسل کی طرف سے ہمیں کہے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس کونسل میں جماعت احمدیہ کی کوئی نمائندگی نہیں، جبکہ ربوہ کی بھاری اکثریت احمدیوں کی ہے۔ ظلم کی یہ داستان یہاں بھی ختم نہیں ہو جاتی۔ اس پر مستزاد یہ کہ ربوہ کے تعمیراتی اور مرمتی کاموں کے لئے مخصوص رقوم دوسرے قصبوں میں ایسے کاموں پر خرچ کر دی جاتی ہیں، جن کا ربوہ سے کوئی تعلق نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁...... مُلّاں اللہ یار ارشد وہ شخص ہے جس نے اپنی ساری عمر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں خبیث حرکتیں کرتے بسر کر دی۔ فرقہ واریت اور انتہا پسندی کی تعلیم دینے والے اس فتنہ پرور مُلّاں کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی پشت پناہی حاصل رہی ہے۔ ربوہ کے پر امن ماحول میں فرقہ وارانہ نفرت کو ہوا دینے کے لئے اس مُلّاں کو نام نہاد مجلس ختم نبوت نے مقرر کر رکھا ہے۔ ربوہ کے شہریوں کے خلاف عائد اکثر بے بنیاد مقدمات کی FIR اسی بدبخت کی دائر کردہ ہے۔ تازہ ترین صورتحال یہ ہے کہ مساجد کے لئے زمینوں پر ناجائز قبضہ کرنے اور احمدیہ مساجد کو نقصان پہنچانے میں اس شریر مولوی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ربوہ کے مضافات میں واقع قصبہ احمد نگر میں جماعت احمدیہ مسجد کو بند کروانے اور ربوہ کے ایک محلّہ باب الابواب میں ناجائز طور پر اپنی مسجد کی تعمیر کروانے میں اس بدبخت نے ظلم و زیادتی کی کوئی حد نہ چھوڑی جو پار نہ کی گئی ہو۔ پھر ایک احمدی کی زرعی اراضی پر ایک چبوترہ پر زبردستی نماز باجماعت کی جگہ بنا لی اور جواز یہ دیا کہ اس اراضی کا گزشتہ مالک یہاں نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پولیس نے مُلّاں اللہ یار ارشد کو سمجھانے بجھانے کی کوشش کی اور اسے بتایا کہ اس کا یہ اقدام قانون کی نظر میں بھی قابل گرفت ہو سکتا ہے۔ اس پر اُس نے طیش کا مظاہرہ کیا اور پولیس کو سنگین نتائج کی دھمکی دی۔ پولیس نے اس پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 621 اور انسداد دہشت گردی کے سیکشن 9 عائد کئے اور اسے گرفتار کر لیا۔

قانون نافذ کرنے والے ادارے اس معاملہ کو انسدادِ دہشت گردی عدالت میں لے گئے جہاں جج چوہدری محمد اسلام نے اس فتنہ پرور مُلّاں کو پہلے ضمانت پر رہا کیا اور پھر بعد ازاں بری قرار دے دیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اور اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا کی دعاؤں کو خاص توجہ اور درد اور الحاح سے جاری رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود ظالموں کی گرفت فرمائے اور انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔ اور اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے کہ پاکستان کے احمدی آزادی کے ساتھ اپنے تمام دینی شعائر کو ادا کر سکیں اور ان کے بنیادی انسانی حقوق بحال ہوں۔

(رپورٹ مرتبہ: آصف محمود باسط)

''ہر احمدی خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تا کہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کر لیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہو جائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے۔ آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جائے گی''۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خدایا اے میرے پیارے خدایا

خدایا اے میرے پیارے خدایا — اِلٰہَ الْعَالَمِیْں ربّ البرایا
ہو سب میرے عزیزوں پر عنایت — ملے تجھ سے انہیں تقویٰ کی خِلعت
کلام اللہ پر ہوں سب وہ عامل — نگاہوں میں تری ہوں نفسِ کامل
بس اک تیری ہی ان کے دل میں جا ہو — نہ دیکھیں غیر کو کوئی ہو کیا ہو
محبت تیری اُن کے دل میں رَچ جائے — ہر اک شیطان کے پنجے سے بچ جائے
علُومِ آسمانی اُن کو مل جائیں — دلوں کی اُن کے کلیاں خُوب کھل جائیں
ترا الہام بھی ہو اِن پہ نازل — ترا اِکرام بھی ہو اِن کے شامل
کریں تیرے فرشتے ان سے باتیں — معارف کی بہیں سینوں میں نہریں
ہر اِک ان میں سے ہو شمعِ ہدایت — بتائے اِک جہاں کو راز قدرت
دلوں کو نور سے ہوں بھرنے والے — ہوں تیری رہ میں ہر دم مرنے والے
بُرائی دشمنوں کی بھی نہ چاہیں — ہمیشہ خیر ہی دیکھیں نگاہیں
لڑائی اور جھگڑے دُور کر دیں — دلوں کو پیار سے معمُور کر دیں
جو بیکس ہوں یہ اُن کے یار ہو جائیں — سرِ ظالم پہ اِک تلوار ہو جائیں
بنیں ابلیس نافرماں کے قاتِل — لوائے احمدیّت کے ہوں حامِل
یہ میدان وغا میں جب کبھی آئیں — تو دل اعداء کے سینوں میں دہل جائیں
بنائے شرک کو جڑ سے ہلا دیں — نشانِ کُفر و بِدعت کو مٹا دیں
خدا کا نور چمکے ہر نظر میں — مَلک آئیں نظر چشم بشر میں
بڑھیں اور ساتھ دُنیا کو بڑھائیں — پڑھیں اور ایک عالم کو پڑھائیں
الٰہی دُور ہوں اِن کی بلائیں — پڑیں دشمن پہ ہی اُن کی جفائیں
الٰہی تیز ہوں ان کی نگاہیں — نظر آئیں سبھی تقویٰ کی راہیں
ہوں بحرِ معرفت کے یہ شناور — سمائے علم کے ہوں مِہر انور
یہ قصر احمدی کے پاسباں ہوں — یہ ہر میداں کے یاربّ پہلواں ہوں
ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں — یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں

(انتخاب از کلام محمود صفحہ 146-147۔ مطبوعہ لندن 1996ء)

Dictionary of the Holy Qur'an
with references and explanation of the text
by Malik Ghulam Fareed M.A.

قریباً 879 صفحات پر مشتمل خوبصورت اور مجلد، انگریزی زبان میں قرآن مجید کی نہایت اعلیٰ پایہ کی لغت جو پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر قرآن کے ایڈیٹر حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ کی مرتبہ ہے انگلستان سے پہلی بار شائع ہو کر افادۂ عام کے لئے دستیاب ہے۔

یہ لغت ایک منفرد اور جامع لغت ہے جسے دیگر کئی ایک اہم لغات مثلاً لسان العرب، تاج العروس، المفردات لغریب القرآن از امام راغب، اقرب الموارد اور E.W.Lane کی عربی انگریزی لغت کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔

U.K.، کینیڈا اور امریکہ کی جماعت کے شعبہ اشاعت سے یہ کتاب دستیاب ہے۔ دیگر امراء جماعت سے درخواست ہے کہ اس کتاب کے حصول کے لئے وکالت اشاعت لندن کو اپنے آرڈرز بھجوائیں۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

''صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمہ کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے''۔

''یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں''۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمدیہ مجالسِ شوریٰ

شوریٰ کی اہمیت، اغراض ومقاصد، شوریٰ کا طریق کار، نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/مارچ 2004ء کے خطبہ جمعہ میں مجلس شوریٰ کی اہمیت، اس کے اغرا ض ومقاصد، طریق کار، اور نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریوں کے بارہ میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کے حوالہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ چونکہ یہ دن بھی مجالس شوریٰ کے انعقاد کے ہیں اس مناسبت سے ذیل میں اس خطبہ جمعہ کے بعض منتخب اقتباسات افادۂ احباب کے لئے پیش ہیں۔ (مدیر)

"وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ

(سورۃ شوری آیت 39)

اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورے سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

آئندہ چند دنوں میں بعض ممالک کی جماعتوں میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اور یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلتے رہنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعتوں کی طرف سے مجالس شوریٰ کے پیغام بھجوانے کا اظہار ہوتا ہے، اب یہ بہت مشکل ہو گیا ہے کہ براہ راست ایم ٹی اے پر ہر ملک کی مجلس شوریٰ کے لئے پیغام بھیجا جائے یا کچھ کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں جماعتیں پھیل رہی ہیں، اور جیسا کہ میں نے عرض کیا اب یہ سلسلہ کافی لمبے عرصے تک چلتا ہے۔ بہرحال آج کا خطبہ میں نے شوریٰ کے مضمون پر دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ جماعتیں اپنی اپنی مجالس شوریٰ کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

شوریٰ کے متعلق چند بنیادی باتیں ہیں جو میں عرض کروں گا۔ علاوہ ممبران شوریٰ کے عمومی طور پر جماعت کے افراد کے لئے بھی ان کے علم میں لانا مناسب ہے کیونکہ اگر وقتاً فوقتاً اس کی اہمیت اور طریق کار کے بارے میں نہ بتایا جائے تو بعض پرانے تجربہ کار بھی بعض پہلو مجلس شوریٰ کی اہمیت کے بارے میں اور اس کے طریق کار کے بارے میں نظر انداز کر دیتے ہیں اور نئے آنے والے اور نوجوان پوری طرح اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے جس سے مجلس شوریٰ کا وقار اور تقدس بعض دفعہ متاثر ہوتا ہے"۔

❁❁❁❁❁❁

مشورہ اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور گہرے غور کے بعد دیا جائے

"پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَہٗ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تاکہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے **جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔**

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نیکیوں کو قائم کرنے والوں کی، اپنے رب کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی یہ نشانی بتائی ہے، ایک تو یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے دیکھتے ہیں، اس کے برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔ مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ مشورے کے بعد اپنے قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک رائے پر پہنچ جاتے ہیں پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے اور اپنی بیوی بچوں کی تربیت کے لئے اور نیکیوں کو قائم کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے عمل کرنا ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر پوری طرح اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جب یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادے کا پیغام پہنچانا ہے تو پھر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی کی خاطر خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پہلے سے ہمت نہیں ہار دیتے کہ لوگوں نے سننا نہیں ہے دنیا دار لوگ ہیں اور فضول وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ یہ ہمارے عہدوں میں شامل ہے تو پھر جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنے علم کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بھی جماعتی مقاصد کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ غرض کہ ایسے لوگوں کے مشورے بھی نیکیاں قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور مشورے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے پر تمام صلاحیتیں اور استعدادیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے **ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومن کا یہ فرض ہے، ایک تو خوب غور کر کے مشورہ دیں جب بھی مشورہ مانگا جائے، جب بھی مشورے کے لئے بلایا جائے اور پھر مشورے کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جن کے بارے میں مشورہ دیا گیا تھا مکمل تعاون کریں بلکہ ممبران شوریٰ کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے ذمہ وار بنیں۔**

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المستشار موتمن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو شوریٰ سے متعلق حصہ ہے وہ میں پڑھتا ہوں) کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور وخوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

(الادب المفرد از حضرت امام بخاری صفحہ ۷۵)

تو دیکھیں مشورہ دینے والوں پر کتنی بڑی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے کہ اگر بغیر غور کے جس مسئلہ کے بارے میں مشورہ مانگا جا رہا ہے اس کی جزئیات میں جائے بغیر اگر مجلس میں بیٹھے ہوئے، یونہی سطحی سا مشورہ دے دیتے ہو کہ جان چھڑاؤ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے خواہ مخواہ وقت کا ضیاع ہے، کوئی ضرورت نہیں اس کی۔ اگر اس سوچ کے ساتھ بیٹھے ہو کہ معاملے کو جلدی ختم کرنا چاہئے کیونکہ آخر کار یہ معاملہ خلیفہ وقت کے سامنے پیش ہونا ہے خود ہی وہ غور کر کے فیصلہ کر لے گا تو یہ خیانت ہے۔ اور خائن کے بارے میں فرمایا کہ اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔ تو یہ جو حدیث ہے اس میں تو یہ فرمایا گیا کہ ایک مسلمان بھائی بھی اگر تمہارے سے مشورہ مانگے تو تب بھی غور کر کے پوری تفصیلات میں جا کر اس کو مشورہ دو۔

جب جماعتی معاملے میں خلیفہ وقت کی طرف سے نظام کی طرف سے بلایا جائے کہ مشورہ دو تو اس میں دیکھیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے"۔

❁❁❁❁❁❁

نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہے

"مجلس شوریٰ میں جب بھی مشورے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری مجلس شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے، ممبران شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے اور ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ تصور لے کر مجلس شوریٰ میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کارروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تاکہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچنی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہو گی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کر لیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یا اس سے ہٹ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (سورۃ آل عمران آیت 160) یعنی اور ہر اہم معاملے میں ان سے مشورہ کر (نبی کو یہ حکم ہے) پس جب کوئی تو فیصلہ کر لے تو پھر اللہ پر توکل کر۔ یعنی یہاں یہ تو ہے کہ اہم معاملات میں مشورہ ضروری ہے، ضرور کرنا چاہئے اور اس حکم کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ اس حد تک مشورہ کیا کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

تو یہ حکم الٰہی بھی ہے اور سنت بھی ہے اور اس حکم کی وجہ سے جماعت میں بھی شوریٰ کا نظام جاری ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ مشورہ تو لے لو لیکن اس مشورے کے بعد، تمام آراء آنے کے بعد جو فیصلہ کر لو تو ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ یہ فیصلہ ان مشوروں سے الٹ بھی ہو۔ تو فرمایا جو فیصلہ کر لو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو کیونکہ جب تمام چھان پھٹک کے بعد ایک فیصلہ کر لیا ہے پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر ہی چھوڑنا بہتر ہے۔ اور جب اے نبی! تو نے معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی بات کی لاج رکھے گا۔ اور انشاء اللہ اس کے بہتر نتائج ظاہر ہوں گے"۔

❁❁❁❁❁❁

شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو ہے

"تو مشورہ لینے کا حکم تو ہے تاکہ معاملہ پوری طرح نتھر کر سامنے آ جائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ مشورہ مانا بھی جائے تو آپؐ کی سنت کی پیروی میں ہی ہمارا نظام شوریٰ بھی قائم ہے، خلفاء مشورہ لیتے ہیں تاکہ گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھا جا سکے لیکن ضروری نہیں ہے کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے اس لئے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ شوریٰ کی کارروائی کے آخر پر معاملات زیر غور کے بارے میں جب رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے، یہ لکھنے کا حق نہیں ہے کہ شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے۔ شوریٰ کو صرف سفارش کا حق

ہے۔فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو ہے''۔

مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں

''اس پر کسی کے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر شوریٰ بلانے کا یا مشورہ لینے کا فائدہ کیا ہے، آج کل کے پڑھے لکھے ذہنوں میں یہ بھی آ جاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے۔ اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں ہے جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں۔ آخری فیصلے کے لئے بہر حال معاملہ خلیفہ وقت کے پاس آتا ہے اور خلیفہ وقت کو ہی اختیار ہے کہ فیصلہ کرے، اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ لیکن بہر حال عموماً مشورے مانے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سوائے خاص حالات کے، جن کا علم خلیفہ وقت کو ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض حالات میں بعض وجوہات جن کی وجہ سے وہ مشورہ رد کیا گیا ہو ان کو خلیفہ وقت بتانا نہ چاہتا ہو ایسی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مشورہ لینے کا فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف ماحول کے، مختلف قوموں کے، مختلف معاشرتی حالات کے لوگ، زیادہ اور کم پڑھے لکھے لوگ مشورہ دے رہے ہوتے ہیں پھر آج کل جب جماعت پھیل گئی ہے، مختلف ملکوں کے لحاظ سے ان کے حالات کے مطابق مشورے پہنچ رہے ہوتے ہیں تو خلیفہ وقت کو ان ملکوں میں عمومی حالات اور جماعت کے معیار زندگی اور جماعت کے دینی روحانی معیار اور ان کی سوچوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے ان مشوروں کی وجہ سے۔ اور پھر جو بھی سکیم یا لائحہ عمل بنانا ہو اس کو بنانے میں مدد ملتی ہے۔ غرض کہ اگر ملکوں کی شوریٰ کے بعض مشورے ان کی اصلی حالت میں نہ بھی مانے جائیں تب بھی خلیفہ وقت کو دیکھنے اور سننے سے بہر حال ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ مشورہ دینے والے کا بہر حال یہ فرض بنتا ہے کہ نیک نیتی سے مشورہ دے اور خلیفہ وقت کا یہ حق بھی ہے اور فرض بھی ہے کہ وہ جماعت سے مشورہ لے۔ حضرت عمرؓ تو فرمایا کرتے تھے کہ ''لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ'' کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔ اور یہ بھی کہ خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہی ہے۔

(کنزالعمال کتاب الخلافة جلد 3 صفحہ 139)

تو جماعتی ترقی کے لئے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی اہم چیز ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کیونکہ قوم کی مشترکہ کوششیں ہوں تو پھر کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں''۔

مشورہ دینے والے کن صفات کے حامل ہونے چاہئیں

پھر ایک اور روایت ہے جس سے مشورے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت علی بن ابوطالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارے میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپ سے کچھ سنا تو ہم کیا کریں گے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے معاملے کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور اس معاملے کے بارے میں ان سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملے کے بارے میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔

(کنزالعمال جلد 2 صفحہ 340)

اس حدیث کی طرف بھی جماعت کو توجہ کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ دینی علوم کے بھی اور دوسرے علوم کے بھی ماہرین پیدا فرماتا رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عبادالرحمٰن پیدا فرمائے اور ہمیں عبادالرحمٰن بنائے تاکہ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے میں بھی کبھی دقت پیش نہ آئے اور ہمیشہ مشورے سن کر یہ احساس ہو کہ ہاں یہ نیک نیتی سے دیا گیا مشورہ ہے۔ یہ نیک نیتی پر مبنی مشورہ ہے۔ اور اس میں اپنی ذات کی کسی قسم کی کوئی ملونی نہیں۔

مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفۂ وقت کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس شوریٰ میں خلیفہ وقت کی حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔

(الفضل 27/اپریل 1938ء)

جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے

تو اس اصول کے تحت تمام ممالک کی مجالس شوریٰ کی رپورٹس خلیفہ وقت کے پاس پیش ہوتی ہیں اور خلیفہ وقت جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ کیونکہ ہر ملک کی مجلس شوریٰ کی صدارت کرنا تو خلیفہ وقت کے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہو، وہاں جائے اور صدارت کرے، خلیفہ وقت کسی کو اپنا نمائندہ مقررہ کرتا ہے جو صدارت کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ بات بھی نمائندگان شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔..........دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے''، تو فرمایا کہ ''پس مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء صفحہ 36)

اس لئے **نمائندگان شوریٰ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داری شوریٰ کے اجلاس کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک دفعہ کا منتخب کردہ نمائندہ مجلس شوریٰ پورے سال تک کے لئے نمائندہ ہی رہتا ہے تاکہ اصولی باتوں میں مدد کر سکے** اور شوریٰ کی کارروائی میں جو فیصلے ہوئے ہیں، جو اصولی باتیں ہوئی ہیں ان پر عمل درآمد کرانے میں تعاون بھی کرے اور پوری ذمہ داری سے مقامی انتظامیہ کی مدد بھی کرے۔ گو فیصلہ سے ہٹی ہوئی بات دیکھ کر جو بھی شوریٰ میں ہوئی ہو۔ ممبران شوریٰ براہ راست تو مقامی انتظامیہ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے ورنہ اس طرح تو ایک ٹکر کی صورت پیدا ہو جائے گی لیکن ان کو توجہ ضرور دلا سکتے ہیں کہ یہ یہ فیصلے ہوئے تھے، اس طرح کارروائی ہونی چاہئے تھی، یہ ہماری جماعت میں نہیں ہو رہی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا توجہ کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کرانے کے لئے ان سے تعاون بھی کریں اور اگر دیکھیں کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح جو شوریٰ کے فیصلے ہوئے ان پر عمل نہیں کر رہی تو پھر نظام جماعت قائم ہے وہ مرکز کو توجہ دلا سکتے ہیں، خلیفہ وقت کو اس بارے میں لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا بھی ممبران شوریٰ کا فرض ہوتا ہے کہ سارا سال جب تک وہ ممبر ہیں ان معاملات پر عملدرآمد کرانے میں مدد کریں۔

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے یعنی خلافت کے اغراض و مقاصد بتائے ہیں، قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ مجلس شوریٰ کو قائم کرو، ان سے مشورہ لے کر غور کرو، پھر دعا کرو، جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کر دے اس پر قائم ہو جاؤ۔ ....تو خلیفہ وقت کا یہ کام ہے کہ شوریٰ کے مشوروں کے بعد دعا کر کے فیصلہ کرے۔ اور جب کوئی فیصلہ کر لے پھر اس پر قائم ہو جائے جیسا کہ قرآن کریم میں حکم ہے۔ فرمایا کہ.......... وہ خواہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہو تو خدا تعالیٰ مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے جب عزم کر لو تو اللہ پر توکل کرو گویا ڈرو نہیں اللہ تعالیٰ خود تمہاری تائید و نصرت کرے گا۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں (یعنی جو لوگ چاہتے ہیں خلیفہ ان کی باتوں کے پیچھے چلے کہ خواہ خلیفہ کا منشاء کچھ ہو اور خدا تعالیٰ اسے کسی بات پر قائم کرے) مگر وہ چند آدمیوں کی رائے کے خلاف نہ کرے۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی رائے پر ہی چلا جائے۔..........**خلیفے خدا** مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہر وقت ایک نوکر کی طرح کام کرتا ہے اس کو خوف کیا اور اس میں مؤحد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اگر نبی کو بھی ایک شخص نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے۔ یہی حال خلیفہ کا ہے اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہ فرع کا بھی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دنیا اس کی دشمن ہو۔

(منصب خلافت انوارالعلوم جلد 2 صفحہ 53-54)

نمائندگان شوریٰ کے لئے بعض اہم باتیں

''اب مَیں نمائندگان شوریٰ کے لئے جن اہم باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے ان کو خلاصۃً پیش کرتا ہوں اور یہ باتیں عمومی طور پر احباب جماعت کے بھی علم میں ہونی چاہئیں۔ ہوسکتا ہے کل کو یہ بھی ممبر مجلس شوریٰ بن جائیں۔ تو یہ باتیں حضرت مصلح موعودؓ نے نمائندگان شوریٰ کو بیان فرمائی تھیں۔

(خطاب حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1922ء صفحہ 8 تا 13)

لیکن یہ آج بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی آج سے ۸۰ سال پہلے اہم تھیں اور ضروری تھیں اس لئے ان کو ہمیشہ اس لحاظ سے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ **شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں**۔ یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ **خالی الذھن ہو کر دعا سے شامل ہوں**۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ **اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو**۔ کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث و تمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ **بحث کرنے کا**

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

میراج
ہوٹل اینڈ بینکویٹ ہال لاہور
MIRAGE
HOTEL
LAHORE
Stay with Comfort
21 Lake Road, Old Anarkali, Lahore.
Tel: 042-7238133-35 7238126-27 Fax: 042-7246344
www.miragelahore.com
Email: reservations@miragelahore.com
Email your Reservation now!

خطبہ جمعہ

مومن دین اور دنیا کے انعامات کے لئے اللہ تعالیٰ کو اس کی رحیمیت کا واسطہ دیتے ہوئے اس کے آگے جھکتا ہے۔

فیض رحیمیت اس شخص پر نازل ہوتا ہے جو فیوض مترقبہ کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جو قربانیاں کیں اور جس مقام کو پایا ان کی اولادوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جو مقام ان کے بزرگوں نے حاصل کیا اس کو اگلی نسلوں میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں۔

(قرآن کریم ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پرمعارف تحریرات وارشادات کے حوالہ سے صفت رحیمیت کا روح پرور بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 16 فروری 2007ء بمطابق 16 تبلیغ 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے پر اپنی رحیمیت کے جلوے دکھانے کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی بخشش طلب کرنے والوں کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولتے ہوئے ان کی بخشش کے سامان قائم فرماتا ہے، انہیں نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔ کبھی اپنے بندے کو یہ احساس دلاتا ہے کہ تمہارا میرے سے، میری رحمت کی طلب بھی، میری مہربانی سے ہے۔ اگر میرا فضل نہ ہوتا تو میری رحمت کی طلب کا تمہیں خیال نہ آتا۔ میری صفت رحمانیت کا تمہارے دل میں احساس بڑھنے سے تم میری طرف جھکے ہو اور کیونکہ یہ ایمان والوں کا شیوہ ہے کہ انہیں یہ احساس کرتے ہوئے جھکنا چاہئے کہ کتنے انعامات اور احسانات سے اللہ تعالیٰ ہمیں نواز رہا ہے۔ اس احساس کے زیر اثر تم جھکے ہو اور میری رحیمیت سے حصہ پایا ہے۔

پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ میرے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مجھے پکارتے رہو، کیونکہ یہی چیز ہے جو تمہیں نیکیاں کرنے کی طرف مائل رکھے گی۔ کبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت کو حاصل کرنے کے لئے میرے راستے میں جہاد کرنا اور میری خاطر ہجرت کرنا ضروری ہے۔ جس سے میری رحمت کے دروازے تم پر واہوں گے، کھلیں گے۔ کبھی فرماتا ہے کہ نماز پڑھنے والے، صدقہ دینے والے میری رحیمیت کے نظارے اس دنیا میں بھی دیکھیں گے اور اگلے جہان میں بھی۔

پھر مومنوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو صالح اعمال تم بجالاتے ہو اس کے نیک نتائج تم اس جہان میں بھی دیکھو گے اور آئندہ کی زندگی میں بھی۔ غرض بے شمار ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے ایک مومن حصہ پاتا ہے۔ اور ایک مومن کی نشانی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہی ہے جو مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہے۔ ایک مومن ہی کی یہ شان ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے تو اس سے روحانی اور مادی انعاموں اور اس کی رضا کا طلبگار رہتا ہے اور پھر وہ اس کو ملتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''دوسری قسم رحمت کی وہ ہے جو انسان کے اعمال حسنہ پر مترتب ہوتی ہے کہ جب وہ تضرع سے دعا کرتا ہے تو قبول کی جاتی ہے اور جب وہ محنت سے تخمریزی کرتا ہے تو رحمت الٰہی اس تخم کو بڑھاتی ہے یہاں تک کہ ایک بڑا ذخیرہ اناج کا اس سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر غور سے دیکھو تو ہمارے ہر یک عمل صالح کے ساتھ خواہ وہ دین سے متعلق ہے یا دنیا سے، رحمت الٰہی لگی ہوئی ہے اور جب ہم ان قوانین کے لحاظ سے جو الٰہی سنتوں میں داخل ہیں کوئی محنت دنیا یا دین کے متعلق کرتے ہیں تو فی الفور رحمت الٰہی ہمارے شامل حال ہو جاتی ہے اور ہماری محنتوں کو سرسبز کر دیتی ہے۔''

(منن الرحمن۔ حاشیہ متعلق۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 148)

پس یہ امتیاز ہے ایک مومن اور غیر مومن میں کہ مومن دین اور دنیا کے انعامات کے لئے اللہ تعالیٰ کو اس کی رحیمیت کا واسطہ دیتے ہوئے اس کے آگے جھکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ قوانین الٰہی کے مطابق انعاموں کو حاصل کرنے کے لئے اور رحیمیت سے حصہ پانے کے لئے دعا کے ساتھ اُن اسباب اور قویٰ کو بھی کام میں لانا ہوگا جو کسی کام کے لئے ضروری ہیں۔ پھر نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقہ وغیرہ ہیں۔ یہ اُس وقت اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ رکھنے والے اور اس کی رحیمیت کے معجزات دکھانے والے ہوں گے جب دوسرے اعمال صالحہ کی بجا آوری کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ اور یہی ایک مومن کا خاصہ ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والا ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے صدقے اس کے انعاموں کا طلبگار رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''فیض رحیمیت اُسی شخص پر نازل ہوتا ہے جو فیوض مترقبہ کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے''۔ ایسے فیض اٹھانے کی کوشش کرتا ہے جن کی اس کو خواہش اور انتظار ہو۔ ''اسی لئے یہ ان لوگوں سے خاص ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ربّ کریم کی اطاعت کی۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (الاحزاب:44) میں تصریح کی گئی ہے''۔ یعنی وہ مومنوں کے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(اعجاز المسیح۔ اردو ترجمہ از مرتب۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ الاحزاب زیر آیت 44)

پس ایک تو یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ اطاعت شرط ہے، اور اطاعت اس وقت حقیقی اطاعت ہوگی جب یہ مومن ہر قسم کے اعمال صالحہ بجالانے والا ہوگا اور پھر ایمان میں مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بھی اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ایک دفعہ جب تمہیں اللہ نے ایمان لانے کی توفیق عطا فرما دی تو پھر اس ایمان کی حفاظت بھی تم نے کرنی ہے۔ اپنی عبادتوں کو بھی زندہ کرو، تمام حقوق اللہ بجالاؤ اور دوسرے نیک اعمال بجالاتے ہوئے حقوق العباد کی طرف بھی توجہ رکھو اور یہ ہر دو قسم کے اعمال تم اس وقت بجالانے والے ہو سکتے ہو جب اللہ تعالیٰ کا خوف تمہارے دل میں ہوگا۔ ایک فکر ہوگی کہ مَیں نے عبادت کی طرف بھی توجہ دینی ہے اور ہر دو حقوق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد حاصل کرنی ہے۔ کیونکہ اگر اس کی مدد شامل حال نہیں ہوگی تو نیک کاموں اور صالح اعمال کی انجام دہی نہیں ہو سکتی اور جب یہ صورت حال ہوگی تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بہت قریب ہوتا ہے، ان پر رحمت سے توجہ فرماتا ہے، ان کو نیکیوں پر قائم رکھتا ہے اور ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف: 57) اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔ تو یہ ہے مومن کی نشانی کہ قومی طور پر بھی اور ذاتی طور پر بھی ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے معاشرے میں فساد پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ اگر ایسے حالات دیکھو جو پریشان کن ہوں اور تمہارے اختیارات سے باہر ہوں تو دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور جب ایک مومن اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید رکھتے ہوئے اور فتنہ و فساد سے بچتے ہوئے اُس کو پکارے گا بشرطیکہ وہ خود بھی، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا

ہے کہ تمام شرائط اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے کی پوری کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر توجہ کرتے ہوئے ان کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ایسے ذرائع سے اس کی رحمت نازل ہوتی ہے کہ حیرانی ہوتی ہے، ایک انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ محسنین وہ لوگ ہیں جو حقوق العباد ادا کرنے والے ہیں اور حقوق اللہ بھی ادا کرنے والے ہیں اور اس طرف پوری توجہ دینے والے ہیں۔

اس فساد کے زمانے میں جس میں سے آج دنیا گزر رہی ہے اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر یہ کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور انعام کا کبھی بھی بدلہ نہیں اتارا جا سکتا لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان ہے، احسانوں پر احسان کرتا چلا جاتا ہے کہ فساد نہ کرنے والوں اور اس کی عبادت کرنے والوں کو محسنین میں شمار فرما رہا ہے اور ان کی دعائیں سننے کی تسلی فرما رہا ہے۔ پس یہ جو اتنا بڑا اعزاز ہمیں مل رہا ہے، یہ کوئی عام محسنین والا اعزاز نہیں ہے بلکہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور اسی طرح اس کی بجا آوری کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی حالت میں بھی تمہاری یہ حالت ہونی چاہئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے اسے دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ احساس ہو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پس جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمت کے دروازے ایک مومن پر کھلیں گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے راستے میں جہاد کرنے والے، میری خاطر قربانیاں کرنے والے اور میری خاطر ہجرت کرنے والے، یہ بھی ایسے لوگ ہیں جو میرے قریبیوں میں سے ہیں جو میری رحمت سے وافر حصہ پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُوْلٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرة:219) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایمان کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کی شرط رکھی ہے اور یہ چیز پھر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید دلاتی ہے۔ یہاں ہجرت سے مراد صرف ایک جگہ کو چھوڑنا ہی نہیں ہے کہ ہمیں اس لئے اسے چھوڑنا پڑا کیونکہ ان نیکیوں کو بجا لانے میں کسی خاص جگہ پر، یا کسی شہر میں یا ملکوں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نفس کی خواہشوں کو چھوڑنے والے لوگ بھی اس زمرہ میں شامل ہیں جو اپنے نفس کو قربان کرنے والے ہیں، اپنی برائیوں کو ختم کر کے نیکیوں پر قائم ہونے والے ہیں۔

پس ان مغربی ممالک میں آنے والے افراد کو بھی اس طرف توجہ رکھنی چاہئے کہ اگر حالات کی وجہ سے اپنے ملکوں کو چھوڑنا پڑا ہے تو صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ باہر آ کر ہمارے حالات اچھے ہو گئے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے اپنی حالتوں کو بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ اپنے نفس کی بدیوں کو باہر نکال کر ان میں نیکیوں کو داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ تب یہ ہجرت مکمل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو موقع دیا ہے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اُس جہاد میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس پاک دین کا پیغام پہنچا کر ہم نے کرنا ہے۔ اس جہاد کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہے اور یہ مالی قربانیوں کا جہاد ہر احمدی کا جہاں بھی دنیا میں ہے ہمیشہ طُرّہ امتیاز رہا ہے۔ یہاں آ کر کشائش پیدا ہو جانے کے بعد اس طرف سے بے پرواہ نہیں ہو جانا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی کو جو جسمانی ہجرت کا موقع عطا فرمایا ہے اسے اس ہجرت کی وجہ سے اپنے نفس کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے والے بن سکیں اور فی زمانہ جماعت کو جب ضرورت پڑتی ہے اور وقت اور مال کی قربانی کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

ہمیشہ یاد رکھیں یہ ان مومنین کی قربانیاں ہی تھیں جنہوں نے قرون اولیٰ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹنے کے لئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوشش کی، ملک بدر ہوئے، مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے، جہاد کرنا پڑا، سب کچھ ہوا۔ اور پھر ان قربانیوں کو ایسے پھل لگے کہ آج ہم دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کی بھی اصلاح کی، اپنی برائیوں کو ترک کیا، نیکیوں کو اختیار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اعلیٰ قربانیاں دیں۔

پس ہم میں سے آج بھی وہی لوگ خوش قسمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہیں جو اس اصول کو سمجھے ہوئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جیسا کہ فرماتا ہے، وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اگر ہم اپنی غلطیوں کا احساس کرتے ہوئے اس کے آگے جھکنے والے اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے قربانی اور کوشش کرنے والے ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی کوشش کو کبھی ضائع نہیں کرتا جو نیک نیتی سے اس کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے اس کی خاطر کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''عادت الٰہیہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ اس کی کوششوں کو ضائع ہونے نہیں دیتا بلکہ اُن تمام کوششوں پر ثمرات حسنہ مترتب کرتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی رحیمیت سے ہمیشہ حصہ دیتا چلا جائے۔ اور ہر احمدی کو ایسی توفیق دیتا رہے کہ وہ ایسی ثمر آور کوشش کرنے والا ہو، جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے کا باعث بنتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''تیسری قسم فیضان کی فیضان خاص ہے۔ اس میں اور فیضان عام میں یہ فرق ہے کہ فیضان عام میں مستفیض پر لازم نہیں کہ حصول فیض کے لئے اپنی حالت کو نیک بناوے''۔ جو اللہ تعالیٰ کے فیض ہیں، اس میں دو قسم کے فیض ہیں، ایک خاص اور ایک عام۔ عام تو رحمانیت کی صورت میں ہے اور خاص رحیمیت کی صورت میں ہے۔ فرمایا کہ رحمانیت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ضرور نیکیوں کو اختیار کرنا ہے اور اپنی حالت کو بدلنا ہے۔ فرمایا ''فیضان عام میں مستفیض پر لازم نہیں کہ حصول فیض کے لئے اپنی حالت کو نیک بناوے اور اپنے نفس کو حُجبِ ظلمانیہ سے باہر نکالے''۔ یعنی نفس کو جو اندھیرے میں چھپا ہوا ہے اس سے باہر نکالے۔ ''یا کسی قسم کا مجاہدہ اور کوشش کرے بلکہ اس فیضان میں .... خدائے تعالیٰ آپ ہی ہر یک ذی روح کو اس کی ضروریات جن کا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن فیضان خاص میں جہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دُعا اور تضرّع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقع ہو شرط ہے''۔ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اپنے دلوں کو صاف کرنا پڑتا ہے، دعاؤں کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے اور صرف سطحی قسم کی دعائیں نہیں، انتہائی تضرع اور عاجزی سے گڑگڑاتے ہوئے اس کے سامنے جھکنا ہے اور پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اور پھر اس کے علاوہ جو بھی مجاہدہ کسی بھی کام کرنے کے لئے ضروری ہے اس کو اختیار کرنا ہوگا۔

فرمایا: ''اور اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے''۔ جو ڈھونڈے گا اس کو اللہ تعالیٰ کا فیضان ملے گا۔ ''اور اُسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے۔ اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظۂ قانون قدرت سے ثابت ہے۔ کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنے والے اور غافل رہنے والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے''۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرنے والے ہوں اور ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے غافل بیٹھے ہوں وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ ''بلاشبہ جو لوگ دل کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر یک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اس فیضان کے رُو سے خدائے تعالیٰ کا نام قرآن شریف میں رحیم ہے اور یہ مرتبہ صفت رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بہ شرائط ہونے کے مرتبہ صفت رحمانیت سے موخر ہے''۔ یعنی بعد میں آیا ہے ''کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے اوّل صفت رحمانیت ظہور میں آئی ہے۔ پھر بعد اس کے صفت رحیمیت ظہور پذیر ہوئی۔ پس اسی ترتیب کے لحاظ سے سورۃ فاتحہ میں صفت رحیمیت کو، صفت رحمانیت کے بعد میں ذکر فرمایا اور کہا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور صفت رحیمیت کے بیان میں کئی مقامات پر قرآن شریف میں ذکر موجود ہے جیسا ایک جگہ فرمایا ہے وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (الاحزاب: 44)'' پہلے مَیں مثال دے آیا ہوں۔ ''یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں۔

اس جگہ دیکھنا چاہئے کہ خدا نے کیسی صفت رحیمیت کو مومن کے ساتھ خاص کر دیا۔ لیکن رحمانیت کو کسی جگہ مومنین کے ساتھ خاص نہیں کیا اور کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَانًا بلکہ جو

مومنین سے رحمت خاص متعلق ہے ہر جگہ اس کو رحیمیت کی صفت سے ذکر کیا ہے۔ پھر دوسری جگہ فرمایا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف:57) یعنی رحیمیت الٰہی انہی لوگوں سے قریب ہے جو نیکوکار ہیں۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُوْلٰئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرۃ:219) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کی اور خدا کی راہ میں کوشش کی، وہ خدا کی رحیمیت کے امیدوار ہیں اور خدا غفور اور رحیم ہے۔ یعنی اس کا فیضان رحیمیت ضرور ان لوگوں کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے مستحق ہیں کوئی ایسا نہیں جس نے اس کو طلب کیا اور نہ پایا۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 450-452 حاشیہ نمبر 11)

یہاں سورۃ بقرہ کی جو یہ آیت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ...... اس ضمن میں یاد آیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی ایک حدیث کا واقعہ لکھا ہے لیکن مجھے اس سے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو بھی جماعت میں بہت مقام تھا اور جو صحابہ کی اولاد ہیں، جب بھی کبھی کوئی تعارف کرانے لگے تو ضرور کراتے ہیں کہ میرے نانا یا دادا صحابی تھے۔ تو یہ جو اُن کا صحابی ہونا تھا یہ اُن اولادوں کو یہ احساس دلانے والا ہونا چاہئے کہ جس طرح اُنہوں نے اپنے نفس کو بھی کچلا، ہجرت کا حق بھی ادا کیا، اپنے گھر بار کو بھی چھوڑا، قربانیاں بھی کیں۔ اُس مقام کو ہم نے قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔

جس واقعہ کا مَیں ذکر کر رہا ہوں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ حج پر گئے۔ تو وہاں کچھ نوجوان جو بعد میں مسلمان ہوئے تھے، قریب بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تشریف لائے، حضرت عمرؓ نے ان نوجوانوں کو فرمایا ذرا پیچھے ہٹ جاؤ کہ یہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ خیر وہ پیچھے ہٹ گئے، تھوڑی دیر کے بعد ایک اور صحابی تشریف لائے، حضرت عمرؓ نے ان نوجوانوں کو پھر پیچھے ہٹا دیا، ہوتے ہوتے وہ دُور جوتیوں کے پاس چلے گئے۔ اور جب وہاں پہنچے تو وہ سارے اچھے خاندانوں کے تھے، ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ ہمارے ساتھ یہ ذلت کا سلوک ہوا ہے، اور باہر نکل گئے۔ باہر جا کر باتیں کرنے لگے کہ یہ تو ہمارے ساتھ آج بہت برا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک زیادہ بہتر ایمان لانے والوں میں سے تھا۔ اس نے کہا کہ جو بھی ہوا یہ ہمارے باپ دادا کا قصور ہے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں مانا اور آج ان کی وجہ سے ہمیں ذلت اٹھانی پڑی۔ بہرحال صحابہ رسول ﷺ کا ایک مقام ہے۔ تو خیر انہوں نے کہا اس کا کیا علاج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ سے ہی پوچھتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ آج ہم سے یہ سلوک ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا مَیں مجبور تھا۔ مَیں تمہارے خاندانی حالات اور وجاہت سب کچھ جانتا ہوں لیکن صحابہ رسول ﷺ جنہوں نے اتنی قربانیاں دی ہوئی ہیں، ہجرت بھی کی، جہاد میں شامل ہوئے ان کے مقابلے میں تمہاری حیثیت نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں سمجھ آ گئی کہ یہی بات ہے لیکن اس کا اب علاج کیا ہے۔ حضرت عمرؓ کو ان سارے حالات کا پتہ تھا کہ بڑے اچھے خاندان کے یہ لوگ ہیں، ان کے باپ دادا نے بعض حالات میں مسلمانوں کی مدد بھی کی ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ بھی بڑے جذباتی ہو گئے۔ آپؓ سے بولا نہیں گیا۔ آپ نے شام کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ادھر جاؤ۔ وہاں اُس زمانے میں جنگ ہو رہی تھی تو بہرحال وہ سات نوجوان تھے چلے گئے اور اس جنگ میں شامل ہوئے۔ ملک سے ہجرت بھی کی اور جہاد بھی کیا اور شہادت حاصل کی۔ تو وہ مقام پایا جس کا اللہ تعالیٰ نے یہاں ذکر فرمایا ہے۔

پس جو صحابہ کی اولادیں ہیں مَیں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے قربانیاں دیں تو انہوں نے مقام پایا۔ اب ہم میں صحابہ میں سے تو کوئی نہیں ہے صرف اتنا کہہ دینا کہ ہم صحابی کی نسل میں سے ہیں، کافی نہیں ہوگا۔ اگر اس زمانے میں بعد میں آنے والے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے جہاد بھی کریں گے اور ہجرت بھی کریں گے تو وہ آپ لوگوں سے کہیں آگے نہ بڑھ جائیں۔ اس لئے اس طرف توجہ رکھیں اور آپ کے بڑوں نے جو قربانیاں کیں اور جس مقام کو پایا اس کو اگلی نسلوں میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دل میں اس کی سچی طلب اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیشہ نہ صرف خواہش پیدا ہوتی رہے بلکہ عمل کرنے کی بھی توفیق ملے۔ اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کرنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے قربانیاں کرنے والے بھی ہوں تاکہ اس کی رحیمیت سے ہمیشہ فیض اٹھاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

ڈنمارک میں کرسمس کے موقع پر اسلام واحمدیت کے پیغام کی اشاعت
ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں کوریج

(رپورٹ: نعمت اللہ بشارت ۔ مبلغ ڈنمارک)

کرسمس کے موقع پر ڈینش عوام تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مورخہ 23/دسمبر شام سات بجے تا نو بجے ایک پبلک میٹنگ اور عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے دعوت نامہ لوکل اخبار میں بغرض اشاعت بھجوایا گیا جو مورخہ 20/دسمبر کو مسجد کی فوٹو کے ساتھ شائع ہوا۔ اسی طرح مورخہ 21/دسمبر کو ایک پریس ریلیز بھی جاری کیا گیا۔ ازاں بعد ایک نیشنل اخبار Berlineks Tidende اور نیشنل Tv-2 نے رابطہ کیا اور اس پروگرام میں آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں 50 افراد نے بذریعہ فون اور ای میل مشن ہاؤس سے رابطہ کیا اور اس پروگرام میں شمولیت کے لئے رجسٹریشن کروائی۔

TV انٹرویو

مورخہ 23/دسمبر شام پانچ بجے TV-2 کی ایک ٹیم مشن ہاؤس پہنچی اور Live نشریات کے لئے انتظامات مکمل کئے۔ پروگرام شروع ہونے سے قبل ٹیلیویژن والوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا۔ ساڑھے چھ بجے کی خبروں میں خاکسار کا یہ انٹرویو نشر کیا گیا۔ اس میں اس میٹنگ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے یہ بتایا کہ مذہب کے اختلافات کے باوجود ہم سب امن کے ساتھ اکٹھا رہ سکتے ہیں۔ جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ اس پروگرام میں کس طبقہ کے لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے بتایا کہ یہ ایک عام دعوت ہے جو ہر ایک طبقہ فکر کے لئے ہے۔ پروگرام کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں خاکسار نے بتایا کہ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوگا اور اس کے بعد خاکسار مہمانوں کو خوش آمدید کہے گا اور پھر کھانا پیش کیا جائے گا۔

مہمانوں کی آمد اور استقبال

مہمانوں کی آمد 6:15 پر شروع ہو چکی تھی۔ حسب پروگرام سات بجے تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور ڈینش ترجمہ کے بعد خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور احمدیت کا مختصر تعارف کروایا۔ بعد میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے ساتھ ساتھ سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ مہمانوں نے اسلام واحمدیت کے بارہ میں مختلف سوالات کئے۔ اس دوران TV-2 کی ٹیم موجود رہی اور انہوں نے کُل چار دفعہ یہ پروگرام ٹیلی کاسٹ کیا۔ جس میں اس تقریب کے بارہ میں مہمانوں کے تاثرات اور ان کے انٹرویوز بھی شامل تھے۔ ایک مسلم خاتون جس کا تعلق کیوبا سے ہے نے اپنے اس تاثر کا اظہار کیا کہ وہ قبل ازیں دیگر اسلامی سینٹرز میں بھی گئی ہیں مگر وہاں پر ایک گھٹن سی ہے مگر یہاں کا ماحول انہیں اچھا لگا ہے۔ کل پچاس مہمانوں نے اس میں شرکت کی۔

ریڈیو انٹرویو

مورخہ 24/دسمبر کی صبح آٹھ بجے ڈنمارک ریڈیو نے اس پروگرام کے حوالہ سے خاکسار کا فون پر انٹرویو لیا جو انہوں نے Live نشر کیا۔ اس میں خاکسار نے یہ بھی بتایا کہ ہم مسلمان کرسمس نہیں مناتے بلکہ ہماری دو عیدیں ہیں اور امسال عیدالاضحیہ مورخہ 31/دسمبر کو مسجد نصرت جہاں میں گیارہ بجے ادا کی جائے گی۔ ڈینش احباب کو اس میں آنے کی دعوت دی اور سامعین کو جماعت کی طرف سے نئے سال کی مبارکباد دی۔

اخبار Berlingske میں خبر

مورخہ 24/دسمبر کو اخبار نے اس تقریب کے انعقاد کی خبر شائع کی۔

قارئین دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری ایسی مساعی کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے ڈینش لوگوں میں اسلام احمدیت کا پیغام احسن رنگ میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

الہامی دعائیں

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ۔ اے میرے ربّ مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

(تذکرۃ طبع چہارم صفحہ 623)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

ہماری جماعت ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(البقرۃ:202)

یعنی اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 6)

بقیہ:احمدیہ مجالس شوریٰ
از صفحہ نمبر 4

کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔ اگر آپ کی رائے میں وزن ہوگا، لوگوں کو پسند آئے گی خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا وہ کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ **دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔** آپ نے ایک رائے اپنے ذہن میں بنائی ہے ہوسکتا ہے کہ جب دوسرا اس سے پہلے آ کے اپنی رائے دے دے تو آپ اپنی رائے چھوڑ دیں۔ پھر یہ ہے کہ **کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔** کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہئے، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے اور پھر یہ ہے کہ **کسی حکمت کے تحت کبھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے،** یہ نہیں کہ فلاں حکمت حاصل کرنی ہے۔ پھر یہ ہے **کہ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں،** پہلے بھی میں نے بتایا ہے خواہ اسے کوئی بھی پیش کر رہا ہو، بعض لوگ صرف اس لئے مخالفت کر دیتے ہیں بعض باتوں کی کہ پیش کرنے والا کم پڑھا لکھا یا دیہاتی مجلس کا آیا ہوا ہے۔ پھر یہ ہے کہ **رائے قائم کرنے کے بارے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔** اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہوسکتی۔ اس وجہ سے اس پر اصرار کرتے رہیں۔

پھر یہ ہے کہ **رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے۔** مجھے یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے، تائیدی طور پر یہ احساسات تو پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن عمومی طور پر جب رائے دے رہے ہوں تو واقعات پیش ہونے چاہئیں، معین اعداد و شمار پیش ہونے چاہئیں، جس کی روشنی میں دوسرا بھی رائے قائم کر سکے۔ اور وہ **بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو۔** اصل مقصد تو دین کی ترقی ہے نہ کہ اپنی بڑائی یا علم کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے ہر مشورہ اسی سوچ کے ساتھ ہونا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ ایسی رائے کو سوچ سمجھ کے آنا چاہئے، **شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں** ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئے۔ فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔

پھر یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ **اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے کوئی اور رائے دے چکا ہے اس معاملے میں اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر سٹیج پہ آیا جائے۔**

اور میں آخر پہ سب سے **اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو،** مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ کے پیش نظر ہو، **اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں** کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔ تیرے نام پر، تیرے دین کی سربلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح و مہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورے کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔ صحیح راستے سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلے سے تقویٰ پہ چلتے ہوئے گزار۔ اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورے دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّے میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ“ (یعنی اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے اس حکم کے بغیر) ”اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا تو اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سورۃ الانعام:۶۰)۔ سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے، چلتے، کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ' (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار رہو گا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزار ہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9-10۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ:حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

کو اسلام سے خارج کیا جائے اور پھر مولانا مودودی کے اتباع کی حکومت قائم کی جائے۔ مولانا مودودی کے اتباع کی حکومت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقیناً نہیں بنے گی لیکن ایک دفعہ دنیا میں وہی تباہی کا دور شروع ہوجائے گا جو گزشتہ ایک ہزار سال تک مسلمانوں میں جاری رہا اور وہ طاقت جو پچھلے پچیس سال میں مسلمانوں نے حاصل کی بالکل جاتی رہے گی اور مسلمان پھر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگ جائیں گے اور جماعت اسلامی کے پیرو اپنے دل میں خوش ہوں گے کہ ہماری حکومت قائم ہو رہی ہے۔ لیکن ایسا تو نہ ہوگا ہاں اسلامی حکومتیں کمزور ہو کر پھر ایک ترلقمہ کی صورت میں یا تو روس کے حلق میں جا پڑیں گی یا مغربی حکومتوں کے گلے میں جا پڑیں گی۔ **خدا اسلام کے بدخواہوں کا منہ کالا کرے**“۔

(قادیانی مسئلہ کا جواب صفحہ 123-124 ناشر انجمن احمدیہ کراچی۔ دارالتجلید اردو بازار لاہور)

کیا یہ مصلح موعودؓ کے پُرجلال خدا کا چمکتا ہوا نشان نہیں کہ ”جماعت اسلامی“ کے ”امیر المومنین“ آمر ضیاء صاحب جنہوں نے ”قادر مطلق“ ہونے کا دعویٰ کیا اپنی عبرتناک اور ذلت آمیز ہلاکت سے قبل یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے کہ: ”سربراہی کانفرنس میں امریکہ اور روس میں سمجھوتہ ہوگیا اور اس کوئلوں کی دلاّلی میں ہمارا منہ کالا ہوگیا“۔

(’مسئلہ افغانستان‘ از زیڈ اے سلہری۔ صفحہ 156۔ ناشر جنگ پبلشرز لاہور۔ اشاعت نومبر 1988ء)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ، وزیر خارجہ پاکستان کو زبردست خراج تحسین

جناب زیڈ اے سلہری جن کی کتاب کا اقتباس اوپر دیا گیا ہے پوری عمر ضیاء الحق صاحب کے پرستار اور جماعت احمدیہ کے مخالفین کی صف اوّل میں شامل رہے۔ آپ اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

”چوہدری سر ظفر اللہ خان ...... قابلیت اور صلاحیت کے انسان تھے۔ اور وہ انگریزوں کے تحت ججی سے لے کر سفارت تک مختلف میدانوں میں اتنے عہدوں پر لگے رہے کہ انہیں انگلستان اور مغربی دنیا میں بااثر لوگوں سے ملنے ملانے کا وسیع موقع اور تجربہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ لائق وکیل تھے اور طلاقت لسانی کے مالک تھے۔ قائد اعظم نے انہی خصوصیات کی بنا پر چوہدری ظفر اللہ خان کی خدمات کو استعمال کیا کہ وہ برطانیہ کی تالیف قلب کریں تاکہ مسئلہ کشمیر اور دوسرے متنازعہ مسائل پر وہ بالکل ہندوستان کی طرف نہ جھک جائے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے قائد کے مقرر کردہ فرائض کو بخوبی سرانجام دیا...... بہرحال ان دنوں کشمیر ہمارا سب سے بڑا مسئلہ تھا اور اسے ایک فیصلہ کن مرحلے (یعنی اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے) تک پہنچانے میں چودھری نے اہم رول ادا کیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان کے بعد مسٹر بھٹو تک کوئی وزیر خارجہ نہیں ابھرا“۔

(مسئلہ افغانستان زیڈ اے سلہری۔ ناشر جنگ پبلشرز لاہور۔ اشاعت نومبر 1988ء صفحہ 73)

صدیوں کا سفر اُس کا وہ شخص بھی کیا ہوگا
بے داغ سا وہ چہرہ کوثر میں دُھلا ہوگا

❁❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط و کتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے

بیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

وزیر مملکت برائے لینڈ، ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، ڈپٹی ایمبیسیڈر USA اور آٹھ اراکین پارلیمنٹ کے علاوہ تین ہزار سے زائد مرد و خواتین کی شمولیت۔ مختلف موضوعات پر نہایت مفید اور ایمان افروز تقاریر

(رپورٹ : ندیم خالد رانا ۔ یوگنڈا)

جماعت احمدیہ یوگنڈا کا بیسواں جلسہ سالانہ ، جماعت کے ہیڈکوارٹر میں واقع احمدیہ مسلم ہائی سکول کمپالا میں 15، 16 اور 17 ؍دسمبر 2006ء کو منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یوگنڈا کے بعد منعقد ہونے والا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل جلسہ کے ہر پہلو میں نمایاں بہتری نظر آئی اور کئی عمائدین نے اس جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ سے ہونے والی ملاقاتوں کا ذکر بھی تازہ کیا۔

قریباً دو ماہ قبل مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج یوگنڈا نے مکرم شیخ داؤد احمد صاحب بھٹی کی سربراہی میں ایک جلسہ کمیٹی قائم کی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کارکنان نے بھرپور تعاون کیا اور انتظامات بہت بہتر طور پر سرانجام پائے۔

پہلا دن

مورخہ 15 ؍دسمبر جمعۃ المبارک کے روز جلسہ کا افتتاح لوائے احمدیت اور یوگنڈا کا قومی پرچم لہرانے کی تقریب کے ساتھ ہوا۔ لوائے احمدیت مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا نے اور قومی پرچم Dr. Atwooki Kabirinu وزیر مملکت برائے لینڈ نے حکومت کی نمائندگی میں لہرایا۔

پرچم کشائی کے بعد مہمان خصوصی اور دیگر احباب نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جس میں مختلف شعبہ جات میں ہونے والے جماعتی کاموں کا تعارف معزز مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

جلسہ کا افتتاح 4:15 منٹ پر مکرم حافظ الیاس Kisaawe کی تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ؍مارچ 2006ء کی روشنی میں افتتاحی خطاب کیا۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ کے طلباء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ فی مدح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منتخب اشعار پیش کئے۔ اس کے بعد افتتاحی اجلاس میں شریک بعض سرکردہ شخصیات نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

سب سے پہلے on: Faridah Najuma Kasase ممبر پارلیمنٹ نے منتظمین کو جلسہ کے بہترین انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

ایک اور ممبر Hon: Medi Mulumbs نے بھی بچوں اور بچیوں کی یکساں تربیت کی افادیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ''مسلم اتحاد'' پر خصوصی زور دیا۔ (یاد رہے کہ آج کل مسلم سپریم کونسل آف یوگنڈا شدید خلفشار کا شکار ہے اور آئے دن عدالتوں اور اخبارات میں طرح طرح کے سکینڈل سامنے آتے رہتے ہیں۔)

Hon: Henry Balikoowa(MP) نے کہا کہ عیسائی ہونے کے باوجود جلسہ میں شمولیت کی دعوت دینے پر وہ مکرم امیر صاحب کے مشکور ہیں۔ انہوں نے جلسہ کے خصوصی Theme ''اسلام ۔ امن کا مذہب'' پر عمل کرنے کو کہا کہ ہم سب کا شمار پُرامن لوگوں میں ہو۔

Hon: Hajat Amina Munuulo کمشنر برائے ایمنسٹی یوگنڈا نے کہا کہ وہ خواتین کی ایک تنظیم کی صدر کی حیثیت سے بھی اس جلسہ میں شریک ہیں۔ انہوں نے سب حاضرین خصوصاً خواتین کو جلسہ میں شمولیت پر مبارکباد دی اور خواتین کی تعلیم و تربیت کے علاوہ انہیں معاشرہ میں زیادہ ذمہ دارانہ مقام دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

H.E. Kirya Paul سابق سفیر یوگنڈا برائے برطانیہ نے ''ہیومینٹی فرسٹ'' کی نمایاں خدمات کو خصوصیت سے سراہا۔

H.E. Deputy Ambassader of USA نے جلسہ میں موجود سب خواتین و حضرات کی خدمت میں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

آخر میں مہمان خصوصی وزیر مملکت برائے لینڈ نے خطاب کرتے ہوئے جلسہ کے مرکزی Theme ''اسلام ۔ پُرامن مذہب'' کی مناسبت سے دعا کی کہ ہر شخص امن سے رہے۔ انہوں نے جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کا ذکر کرتے ہوئے محبت پھیلانے پر زور دیا ۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کی رجسٹریشن کے لئے بھی ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے احمدیہ مسلم ہائی سکول کے دوبارہ آغاز پر بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم شیخ افضال احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ ''صد سالہ خلافت جوبلی سکیم'' کا تعارف حاضرین جلسہ کی خدمت میں پیش کیا۔

نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے معاً بعد مجلس سوال و جواب شروع ہوگئی۔ اس مجلس میں مکرم شیخ محمد علی کائرے صاحب کی معاونت مکرم شیخ آدم حمید صاحب ، مکرم شیخ اسماعیل مالا گالا صاحب اور مکرم شیخ اخرامیل Lataliga صاحب نے کی ۔ سامعین نے اس پروگرام میں بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم شیخ ندیم احمد صاحب نے درس حدیث دیا۔

دوسرے دن کے جلسہ کا آغاز صبح نو بجے زونل صدر انجینئر ناصر Kasendwa صاحب کی زیر صدارت احمدی ممبر پارلیمنٹ مکرم عثمان Kiyingi صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر ایک مقامی نوجوان عزیزم عارف احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے درثمین سے نظم پڑھی۔

اس سیشن میں ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ Rt.Hon: Rebeca Kadaga نے اپنی مصروفیت کے باوجود شرکت کی اور حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس سے دورہ یوگنڈا کے دوران اپنی ملاقات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ حضور کی شکرگزار ہیں کہ انہوں نے کئے گئے سارے وعدے پورے کردئے ہیں۔ انہوں نے ممبران جماعت کی ملک و قوم، مذہب اور خدا سے وفاداری کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ انہوں نے حکومت کی طرف سے بھرپور تعاون کا بھی یقین دلایا۔

انہوں نے موسم کی خرابی کے باوجود ایک بڑی تعداد میں عورتوں کا چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ جلسہ میں شمولیت پر حیرت کا اظہار کیا۔ اور مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ بیٹھنے کے انتظام پر بھی خوشگوار مسرت کا اظہار کیا۔

اس سیشن کی پہلی اہم تقریر ''خلافت ۔ امن کا سرچشمہ'' کے عنوان پر مکرم شیخ یوسف علی صاحب کائرے نے کی ۔ آپ نے مختلف تاریخی واقعات اور حقائق کی روشنی میں ثابت کیا کہ خلافت ہی امن و استحکام کی مظہر ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی ارشاد پر ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ؐ'' کے موضوع پر تھی ۔ مکرم شیخ آدم حمید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اقتباسات پیش کرکے سامعین پر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی قلبی کیفیات کو آشکار کیا۔

نماز و طعام کے وقفہ کے بعد دوسرے دن کے تیسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تین بجے سہ پہر آنریبل عثمان Kiyingi صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ علی کائرے صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ''اسلام کا نظریہ جہاد'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بڑے مدلل انداز میں معاندین اسلام کے اس تصور کو ردّ کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔

مہمانوں کی طرف سے Hon. Lukwago Erias (MP) نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود احمدیہ مسلم ہائی سکول کے پرانے طالبعلم ہیں اور مسلمان بھی ہیں اور وہ احمدی ممبر پارلیمنٹ مکرم عثمان Kiyingi صاحب کے ساتھ اسمبلی میں مختلف کمیٹیوں میں اکٹھے کام بھی کرتے ہیں۔ اور پہلی دفعہ پارلیمنٹ میں 41 مسلمان ممبر منتخب ہوئے ہیں اور وہ اس بات کا پیغام دینے آئے ہیں کہ ہم سب مل کر مسلمانوں کے حقوق کا پارلیمنٹ میں تحفظ کریں گے۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے مسلم سپریم کونسل میں اختلافات پہ تأسّف اور جماعت احمدیہ میں اتحاد پر مسرت کا اظہار کیا۔ (موصوف کا حلقہ انتخاب بھی وہی ہے جہاں یہ مشن ہاؤس اور سکول واقع ہے)۔

اس کے بعد مکرم شیخ حسن تمزارے صاحب نے ''دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ہر احمدی کے دعوت الی اللہ میں حصہ لینے کی اہمیت پر زور دیا۔

ساڑھے چھ بجے شام اجلاس کا اختتام برائے وقفہ نماز مغرب و عشاء و طعام ہوا۔ کل کی طرح آج بھی مجلس سوال و جواب دوبارہ شروع ہوئی جس میں سامعین کی دلچسپی حسب سابق برقرار رہی۔

تیسرا دن

گزشتہ ایک دو دن سے بارش کے امکانات بڑھ رہے تھے۔ اس کے پیش نظر مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں خصوصی دعا کے لئے درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: ''بارشیں ہونے دیں اللہ فضل فرمائے گا''۔ حضور کی دعاؤں کے طفیل ہم سب نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے دیکھے۔ جلسہ گاہ کے اردگرد کافی بارش ہوتی رہی مگر ہمارے مشن ہاؤس میں بونداباندی یا پھر بہت ہلکی بارش ہوئی۔ آج علی الصبح ہلکی بونداباندی کے دوران نماز تہجد خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کی جاتی رہی۔ نمازیوں کے ماتھوں پر لگی گیلی مٹی قرون اولیٰ کے سنہری دور کی یاد دلا رہی تھی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

نماز فجر کے بعد مکرم قاسم ضیاء صاحب نے ''وقف عارضی'' کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک سب ذیلی تنظیموں کے اجلاس منعقد ہوئے ۔ اس کے علاوہ واقفین نو اور ان کے والدین کا اجلاس بھی ہوا۔ اس دوران احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی میٹنگ بھی ہوئی۔

دس بجے صبح اس جلسہ کا آخری سیشن مکرم افراعیل Lulaliza صاحب کی تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم شیخ رفیع احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم فیصل Buyonye صاحب نے ''نظام وصیت'' پہ تقریر کرتے ہوئے مالی قربانی کی اہمیت پہ زور دیا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں ''حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین'' کے موضوع پر تقریر کی ۔ آپ نے اسوہ حسنہ سے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے شدید معاندین اسلام کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی رحمت و شفقت کے سلوک کے واقعات پیش کئے ۔ ایک بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں تین ہزار سے زائد مرد و زن شریک ہوئے ۔ یوگنڈا میں جماعت کے 9 زونز بنائے گئے ہیں۔ اور ہر زون نے چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنے کے علاوہ ایک ایک گائے بھی جلسہ کے لئے پیش کی۔ اس جلسہ کے موقعہ پر جماعت نے اپنا ساؤنڈ سسٹم خرید کر نصب کیا جس کی وجہ سے سارا پروگرام کسی تعطل کے بغیر خوش اسلوبی سے چلتا رہا۔ الحمدللہ۔

ایک دوست نے کھانے کا انتظام بہتر بنانے کے لئے تین ملین شلنگ مالیت کی 600 بڑی ڈشز خرید کر پیش کیں۔ جس میں ایک ملین فیکٹری کی طرف سے بطور تحفہ تھا۔ سٹیج کی ہر دو جانب عمائدین کے لئے دو ٹینٹ اور سٹیج کے سامنے خواتین اور مردوں کے لئے خیموں کی دو لمبی قطاریں دیدہ زیب نظارہ پیش کرتی رہیں۔ سارے جلسہ کے دوران جگہ کی کمی کے باوجود کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔ اور کھانے کا انتظام بھی بہت تسلی بخش رہا۔ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے شعبہ جات کے انچارج صاحبان اور دیگر کارکنان نے بہت عمدہ کام کیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے اور اس جلسہ کو یوگنڈا میں اسلام احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

بیماریوں کے چند عمومی اسباب

(ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ کینیڈا)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مہمانی ومیزبانی سے یا باہم مل کر کھانے پینے سے بہت سی برکات وابستہ ہیں۔ اخوت، محبت، قربت و وحدت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دلوں کے زنگ، کدورتیں، رنجشیں، بغض، کینے دور ہوتے ہیں۔اسلام میں کُلُوا جَمِیعًا (مل جل کر کھانا) پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ولیموں (دعوتوں) کے انعقاد سے مومنوں کو مذکورہ غرض کے حصول کے لئے ترغیب وتحریص دلائی گئی ہے۔

دین فطرت (اسلام) کے علاوہ دیگر بیشتر مذاہب میں اسے پسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔معاشرتی وثقافتی اعتبار سے اس فعل کو بہت قابل تحسین سمجھا گیا ہے۔ تاہم ہمارے معاشرے میں بعض ایسے عوامل راہ پاگئے ہیں کہ اس احسن فعل کی غرض و غایت نہ صرف نیست ونابود ہوکر رہ گئی ہے بلکہ ایسے مسائل پیدا ہوگئے ہیں جن سے صحت وتندرستی متاثر ہوتی ہے اور دیگر معاشی ومعاشرتی نوعیت کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

✿...... جہاں دین فطرت یعنی اسلام نے باہم مل جل کر کھانے پینے کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے وہاں تکلف سے منع فرمایا ہے۔ حضرت رسول خدا ﷺ کے مشہور صحابی حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں:

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ لَّا نَتَکَلَّفَ لِلضَّیْفِ مَالَیْسَ عِنْدَنَا وَاِنْ تَتَقَدَّرَ اِلَیْہِ مَا حَضَرَنَا۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جو ہمارے پاس نہ ہو اس کے لئے مہمان کی خاطر تکلف نہ کیا کریں بلکہ جو کچھ موجود ہو وہ اس کے سامنے پیش کر دیا کریں۔

حدیث کی کتاب ''الطبرانی'' میں یہی موضوع دو ایک لفظوں کی تبدیلی کے ساتھ یوں مذکور ہے۔

نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ نَتَکَلَّفَ لِلضَّیْفِ مَالَیْسَ عِنْدَنَا۔ جو ہمارے پاس نہ ہو مہمان کی خاطر اس کے لئے تکلف کرنے سے ہمیں رسول اللہؐ نے منع فرمایا۔ بسا اوقات ہم ایسے تکلفات میں پڑ جاتے ہیں کہ مہمان ان سے الگ شرمندہ ہوتا ہے اور ہم الگ پریشان اور اس کے نتیجہ میں مہمان جو فرشتہ رحمت بن کر آیا تھا ہم بلائے جان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

✿...... حضرت رسول اکرم ﷺ نبّاض فطرت تھے۔ چنانچہ آپؐ نے مہمان کی خاطر تکلفات کی ممانعت کی اور ساتھ ہی اس کی حکمت بیان فرمادی۔ فَتَبَغَّضُوْہُ اس سے بغض رکھنا شروع کردو گے اور جس کسی نے مہمان سے بغض رکھا گویا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جو اللہ سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔

✿...... حضور پاکؐ کا ذاتی اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ حضور پاکؐ کا کھانا اس قدر سادہ ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ روٹی کے ساتھ صرف سرکہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ کتنا اچھا سالن ہے۔

حضرت عمرؓ کو ایک دفعہ روٹی کے ساتھ نمک اور سرکہ پیش کیا گیا۔ آپؓ نے فرمایا ایک چیز اٹھالیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مطالبات تحریک جدید میں سادہ کھانے کی ہدایت فرمائی اور ایک وقت میں صرف ایک کھانے کا ارشاد فرمایا اور لمبے عرصہ تک جماعت اس پر عمل پیرا رہی۔ جبکہ سادہ کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے اور خرچ بھی کم اٹھتا ہے۔

✿...... اسی ضمن میں حضرت شیخ سعدی شیرازی کا ایک واقعہ یاد پڑتا ہے اور مہمانی اور میزبانی کے فرائض یاد دلاتا ہے۔

حضرت شیخ سعدیؒ کسی ضروری کام کے سلسلہ میں شیراز سے باہر اپنے ایک دوست کے ہاں مہمان ٹھہرے۔ میزبان نے نہایت پرتکلف کھانوں سے ان کی ضیافت کی۔ جب کھانا سامنے آتا شیخ سعدیؒ کہتے ''ہائے دعوتِ شیراز''۔ میزبان سمجھتا کہ شاید کھانا بنانے میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ وہ اگلے کھانے کے وقت اور بھی زیادہ تکلف سے کام لیتا۔ مگر شیخ سعدیؒ کی زبان سے وہی فقرہ سنتا۔ شیخ صاحب نے چند روز قیام کیا اور واپس تشریف لے آئے۔ میزبان کے دل میں یہ بات ہمیشہ کھٹکتی رہی کہ جب بھی موقع ملا شیراز کے پرتکلف کھانوں کو جاکر دیکھیں گے۔ کسی موقع پر اس کا شیراز جانا ہوا اور شیخ صاحب کے ہاں قیام ہوا۔ جب کھانے کا وقت ہوا تو شیخ صاحب نے ایک ہی سادہ کھانا پیش کیا جس سے مہمان بہت ہی حیران ہوا کہ وہ تو سمجھتا تھا کہ شیراز کی دعوتیں نہایت پرتکلف ہوں گی۔ شیخ صاحب مہمان سے فرمانے لگے میرا آپ کے ہاں زیادہ قیام کا پروگرام تھا مگر آپ کا تکلف دیکھ کر میں نے اپنے قیام کا ارادہ ملتوی کر دیا اور اپنا کام ادھورا چھوڑ کر واپس چلا آیا کہ اس طرح میرے دوست کو تکلف کے نتیجہ میں تکلیف ہوگی۔ اب میں نے جو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا ہے اس سے مجھے کچھ بھی تکلیف نہ ہوگی اور آپ جتنا چاہیں قیام کر سکتے ہیں۔

✿...... تکلّف عربی کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ کلف ہے جس کے معانی تکلیف اٹھانے کے، بناوٹ اور تصنع پیدا کرنے کے ہیں۔ گویا سادگی سے دور ہونے کے نتیجہ میں جہاں میزبان کو بدنی، معاشی، ذہنی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے وہاں مہمان کو بدنی کے علاوہ ذہنی کوفت بھی ہوتی ہے۔ پرتکلف کھانے کو سادہ کھانے کے مقابلہ میں ہضم کرنا بہت مشکل امر ہے۔

اور یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ پرتکلف کھانا سادہ کھانے کے مقابلہ میں زیادہ کھالیا جاتا ہے اور یوں پرخوری کا باعث ہوکر بیماری کا سبب بنتا ہے۔ غرضیکہ پرتکلف کھانے کو پرتکلیف کہنا بے جا نہ ہوگا۔

✿...... ہمارے ہاں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ جب تک مہمان کو پرتکلف کھانا پیش نہ کیا جائے وہ سمجھتا ہے کہ اس کی آؤ بھگت یا قدر و منزلت نہیں ہوئی یا گویا میزبان کو اس کے آنے کی خوشی نہیں ہوئی اور یوں میزبان بھی مجبور ہوتا ہے کہ مہمان کو پرتکلف کھانا پیش کرے۔ آج اس مہنگائی کے دور میں جہاں ایک پرتکلف کھانا تیار کرنا میزبان کے لئے معاشی طور پر کمر توڑ دیتا ہے وہاں میزبان کو بھی گوناں گوں بدنی عوارض میں مبتلا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

پرتکلف کھانے کے ذریعے محبت کا اظہار بھی ایک بناوٹی اظہار ہے گویا تکلیف در تکلیف، بناوٹ در بناوٹ والی بات ہے۔ دراصل مہمان اور میزبان میں ایک ایسا گہرا بے تکلف رشتہ ہونا چاہئے کہ وہ اسے بے تکلفانہ کہہ سکے کہ مجھے فلاں چیز مطلوب ہے۔ میں فلاں چیز کھانا پسند کروں گا۔ میرے لئے فلاں چیز تیار کی جائے اور صرف ایک سادہ کھانا تیار کیا جائے۔ یہ بات مہمان اور میزبان دونوں کے حق میں ہر لحاظ سے مفید ہے۔ ہم بڑے ہی وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ بے تکلف سادہ کھانا باہمی بے تکلفی اور محبت کو بڑھاتا ہے اور پرتکلف کھانا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے بغض اور نفرت بڑھاتا ہے۔

✿...... ہمارے معاشرے کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ مہمان کو کچھ نہ کچھ کھانے پینے پر مجبور کیا جاتا ہے اگرچہ کھانے پینے کی یہ جبری بھرتی اسے بیمار کرے۔ زبردستی کھلانے کا یہ اظہار بھی ایک بناوٹ ہی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی مثالیں ہیں (بلکہ بیسیوں مرتبہ خود ہمارے ساتھ ایسے ہوا کہ) میزبان نے مہمان کو جبراً و حکماً کھانا کھلایا اور بعد میں بیماری کی صورت میں اس کا خمیازہ بھگتتا رہا۔

✿...... بعض میزبان جبری کھانے میں ذرا نرمی برتتے ہیں تو ان کا چائے یا کسی مشروب کے جبری استعمال پر اصرار اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ ''چائے سے کچھ نہیں ہوتا جی''۔ ''اس میں ہڈیاں نہیں جو گل نہیں سکتیں''۔ ''یہ تو آپ نے لازماً پینی ہے۔'' ایک مہمان جس نے کئی دوستوں عزیزوں کو Attend کرنا ہوتا ہے قطرہ قطرہ می شود دریا کے مصداق کے طور پر اسے لازماً بیمار کرتا ہے۔

✿...... ہمارے ہاں مہمانوں میں ''نہیں نہیں'' اور میزبانوں میں ''کیوں نہیں'' کا رواج ہے۔ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ مہمان اور میزبان میں بے تکلفی کا رشتہ ہونا چاہئے۔ مہمان اور میزبان آپس میں ایسا تعلق پیدا کریں کہ مہمان سمجھے کہ وہ محض زبانی کلامی صلح نہیں مار رہا بلکہ دل سے کہہ رہا ہے۔ ہمارے ہاں مہمان کو بے زبان کہا اور سمجھا جاتا ہے۔ جب مہمان کو صلح ماری جائے وہ لازماً 'نہیں' کرتا ہے اور ایک سے زیادہ مرتبہ کرتا ہے اور میزبان آگے سے اصرار کرتا ہے اور لازماً ایک سے زیادہ مرتبہ کرتا ہے اور یوں اصرار اور انکار کا یہ پرتکلف ودلچسپ مکالمہ مقابلہ شروع ہو جاتا ہے جسے بالآخر میزبان ہی جیتتا ہے۔ مہمان بے چارہ اگر کچھ نہ کھائے تو میزبان کی ناراضگی کا خوف اور کھائے تو صحت کی خرابی، کرے تو کیا کرے۔ بالآخر وہ اپنے جسم و جان کی قربانی پیش کر ہی دیتا ہے اور میزبان کے جذبات تکلف کو ٹھیس نہیں پہنچاتا۔

✿...... عام فہم سی بات ہے کہ جس دوکاندار کے ہاں زیادہ ورائٹی ہو اسے بڑا دوکاندار سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح جو میزبان کھانوں کی زیادہ Variety پیش کرے اسے مہمان کا بڑا محبّ وقدردان سمجھا جاتا ہے خواہ اس کے باطنی قلبی جذبات کی کیفیت اس کے بالکل متضاد ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے ہاں معاشرے میں پائے جانے والے رواجوں کے ہاتھوں میزبان بے چارہ مجبور ہوتا ہے اور اسے اپنی محبت کے اظہار کا رکھ رکھاؤ قائم رکھنا ہوتا ہے

کھانوں کی ورائٹی (Variety) جہاں میزبان کا کچومر نکالتی ہے وہاں مہمان کے لئے بھی مضر صحت ہے۔ انواع واقسام کے کھانوں کا ہضم کرنا نہ صرف ہمارے جیسے کمزور آدمی کے بس کی بات نہیں بلکہ بڑے بڑے مشاق دعوت خوروں کے لئے بھی خاصی آزمائش کا باعث بنتا ہے۔

بالخصوص آج کل دعوتوں ولیموں میں Variety اکٹھی کرنے کی طرف رجحان بہت بڑھ گیا ہے جو نہ صرف اسراف کے باعث معاشی ومعاشرتی اعتبار سے سخت زیاں کا باعث ہے بلکہ صحت کے حوالے سے اس کے بہت سے نقصانات ہیں۔

اگر دعوتوں میں صرف ایک سادہ کھانا ہو تو جو زائد رقم Variety اکٹھی کرنے پر صرف ہوتی ہے اسے زیادہ سے زیادہ غرباء کو بلا کر دعوتوں کی زینت بنانا چاہئے۔ آزما کر دیکھئے ایسی دعوتوں کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ اگر صاحب ثروت اصحاب اس بارہ میں عملی نمونہ قائم کریں تو اس سے غرباء اور متوسط طبقے کی حوصلہ افزائی ہوگی اور اس احساسِ کمتری کا قلع قمع ہوگا جو انہیں یہ غلط روش اپنانے پر مجبور کرتا ہے۔

زیر نظر مضمون میں جو باتیں ہم نے گنوائی ہیں وہ ''اسراف'' کی ذیل میں آتی ہیں۔ قرآن کریم میں بڑی صراحت کے ساتھ اسراف سے منع فرمایا گیا ہے۔ پھر جسم وجان بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ جو شخص خدا کے اس عظیم انعام کو اپنے ہی ہاتھوں محض اپنی بے احتیاطیوں سے (صرف منہ کی لذت کی خاطر) خراب کرتا ہے وہ بھی اس نعمت کی ناشکری کا مرتکب ہوکر کئی قسم کی اذیتوں و بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور ان عوارض کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی میں بھی کئی قسم کے فتور واقع ہوتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام نعمتوں کی صحیح معنی میں قدر کرنے اور اپنے تمام احکامات پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لائبیریا (مغربی افریقہ) میں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت

کمپیوٹر سکول کا شاندار افتتاح

اسسٹنٹ منسٹر ایجوکیشن کا ہیومینٹی فرسٹ کی انتظامیہ کو زبردست خراج تحسین
ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں پروقار تقریب کی مؤثر کوریج

(رپورٹ: محمد احسان احمد۔ سیکرٹری ہیومینٹی فرسٹ لائبیریا)

لائبیریا میں 2003ء کی ہولناک خانہ جنگی کے بعد متاثرہ افراد کی امداد کے لئے ہیومینٹی فرسٹ یوکے (Humanity First UK) کی طرف سے کھانے پینے کی اشیاء اور کپڑے بھجوائے گئے جو مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت لائبیریا کی زیرنگرانی مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ تاہم اس ضرورت کو محسوس کیا گیا کہ خدمت کا دائرہ اس رنگ میں وسیع کیا جائے کہ غریب عوام باعزت طریقے سے اپنی روزی کمانے کے قابل ہو جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے 2004ء میں ہیومینٹی فرسٹ کو لائبیریا میں باقاعدہ طور پر بطور لوکل NGO رجسٹرڈ کروایا گیا۔ ہیڈ آفس یو۔کے نے لائبیریا کے تمام معاملات ہیومینٹی فرسٹ USA کے سپرد کردئے۔

جدید دور کے تقاضوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے بیروزگار نوجوانوں کو کمپیوٹر ٹریننگ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ہیومینٹی فرسٹ USA نے 26 کمپیوٹرز، 3 پرنٹرز اور دیگر ضروری سامان امریکہ سے بھجوایا۔ منرو ویا کے ایک اہم مرکزی علاقہ میں کرائے کی عمارت حاصل کی گئی جس میں کمپیوٹر سکول کا اجراء کیا گیا۔ سکول کا نام ''ہیومینٹی فرسٹ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سٹڈیز'' تجویز ہوا۔ 22؍جنوری 2007ء بروز سوموار اس سکول کی افتتاحی تقریب سادہ مگر باوقار طریق پر منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی اسسٹنٹ منسٹر آف پروفیشنل اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن Mr.Yonton Kesselly تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد اس تقریب کی غرض وغایت اور ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف کروایا گیا۔ بعدازاں مہمان خصوصی نے خطاب کیا جس میں انہوں نے خدمت انسانیت کے حوالے سے ہیومینٹی فرسٹ کی انتظامیہ اور کارکنان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ پانچ سال کے عرصہ میں ایک لاکھ سے زائد نوجوانوں کو پیشہ وارانہ تعلیم دینا حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن اس کے لئے فنڈز اور دیگر سہولیات میسر نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے کمپیوٹر سکول کا اجراء حکومت کی بہترین معاونت ہے اور حکومت اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے حکومت کی طرف سے ہیومینٹی فرسٹ کو ہرممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

اپنی تقریر کے بعد معزز مہمان خصوصی نے ربن کاٹ کر سکول کا باقاعدہ افتتاح کیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی کو سکول کا معائنہ کروایا گیا۔ آخر پر تمام حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اس سکول میں انتہائی غریب طلباء اور یتیموں کو بالکل مفت تعلیم مہیا کی جائے گی۔ اس موقع پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ چنانچہ تین اخبارات، تین ریڈیو سٹیشنز اور ایک ٹیلیویژن سٹیشن نے اس تقریب کو نہایت مؤثر طور پر شائع اور نشر کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اس سکول کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ مستحقین کو اس قابل بنایا جاسکے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں۔

❁❁❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ایک مثالی وقارعمل

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے مختلف شہروں میں 11 سالوں سے مسلسل یکم جنوری کو وقارِعمل کیا جاتا ہے جس میں مقامی اِنتظامیہ کو یہ پیشکش کی جاتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اِس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ مجلس کے ذمہ لگا دیتی ہے۔

اِمسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو یکم جنوری کا وقارعمل بھرپور طریقے سے کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر سے کیا گیا۔ امسال بھی جرمنی بھر کی مقامی مجالس نے اپنے اپنے علاقے کی شہری اِنتظامیہ سے اِجازت حاصل کرکے اور کچھ مجالس نے اپنی مساجد اور نماز سنٹر کی صفائی کرکے وقارِعمل کے اِس پروگرام میں حصہ لیا۔ امسال جرمنی کی 239 مجالس میں سے 192 مجالس نے یوم وقارعمل منایا۔ 36 ریجنز کی 141 مجالس نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ شہری انتظامیہ سے اجازت حاصل کرکے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بھرپور وقارعمل کیا۔ 26 مجالس نے اجازت حاصل کرنے والی مجالس کے ساتھ مل کر وقارعمل کیا۔ 25 مجالس نے اپنی اپنی مساجد اور نماز سنٹرز میں وقارعمل کیا۔ جرمنی بھر میں اس عظیم الشان وقارعمل میں کل 2291 احباب جماعت نے حصہ لیا جس میں 1439 خدام 399 اطفال اور 453 انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔ اس وقارعمل کے موقعہ پر 141 مجالس میں 74 اخباری نمائندگان تشریف لائے۔ کل 4582 گھنٹے وقارعمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 ٹی۔وی چینلز اور 6 ریڈیوز میں اس وقارعمل کی خبریں نشر ہوئیں۔ ہر ریجن میں ریجنل قائدین نے اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ مجالس کے دورہ جات کیے اور خدام واطفال کی حوصلہ افزائی کی۔ اسی طرح MTA کے کارکنان نے اس پروگرام کی ریکارڈنگ کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقارعمل سے شہری انتظامیہ سے روابط کو مضبوط کیا جاتا ہے اور یہ روابط مساجد کی تعمیر اور مساجد کے لئے پلاٹ کے حصول کے سلسلہ میں ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس وقارعمل میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازے اور ان کی قربانی قبول فرمائے اور ہمیں خلافت کے زیرسایہ صحیح معنوں میں خدام احمدیت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ مرسلہ: مہتمم وقارعمل مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

❁❁❁❁❁❁

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13؍فروری 2007ء قبل از نماز ظہر مسجد فضل کے احاطہ میں **مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم آف ایسٹ افریقہ)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ 9 فروری 2007 کو 72 سال کی عمر میں مانچسٹر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت میاں جمال دین صاحب آف موضع پڈھیار صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ نیک، دعاگو، صوم صلوۃ کی پابند اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ (آف قادیان)

مکرمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ 8 فروری کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے ساری زندگی صبر و استقلال کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے والہانہ عقیدت تھی۔ بیماری کے ایام میں بار بار یہی کہتی رہیں کہ حضور کو میرا سلام پہنچائیں اور دعا کے لئے لکھیں۔ آپ نے دو شادیاں کیں اور آپ کے دونوں خاوندوں (مکرم ایچ حسین صاحب مرحوم اور مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم) کو قادیان کے درویش ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مرحومہ نے پہلے خاوند سے تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور دوسرے خاوند سے ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم جلال الدین صاحب نیر قادیان میں ناظر بیت المال آمد کے طور پر خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

(2) مکرمہ مریم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب حال آسٹریلیا)

مکرمہ مریم بیگم صاحبہ 10 فروری کو جوہر آباد ضلع خوشاب میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ آجکل پاکستان آئی ہوئی تھیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(3) مکرم محمد احمد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالحیٔ صاحب مرحوم آف کراچی)

مکرم محمد احمد صاحب 8 فروری کو مختصر علالت کے بعد 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے اور سب جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ بابو عبدالغفور صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کے پوتے اور حضرت ماسٹر نواب دین صاحب آف دینانگر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔ وفات کے وقت پاکستان سٹیل مل کے ایک کلیدی عہدے پر فائز تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (آف اسلم پور ضلع سیالکوٹ)

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب 3 فروری کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت منداور فدائی وجود تھے۔ نماز، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ نہایت صابر، دعاگو، ہمیشہ سچ بولنے والے، غریبوں کے ہمدرد اور اپنوں اور غیروں سب میں ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی وفات پر بہت سے غیراز جماعت لوگ یہ کہہ کر رورہے تھے کہ آج ہمارا باپ فوت ہوگیا ہے۔ پولیس میں انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ملازمت کا ایک لمبا عرصہ پولیس اکیڈمی لاہور میں بطور ٹیچر کے گزارا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(5) مکرم رضوان احمد صاحب (ابن مکرم فیروز دین صاحب) گوجرانوالہ

مکرم رضوان احمد صاحب ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

(6) مکرم چوہدری یار محمد صاحب (المعروف یارے شاہ سید والہ آف شیخوپورہ) مکرم چوہدری یار محمد صاحب 9 دسمبر 2005ء کو وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص، اطاعت گزار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(7) مکرم احمد عبدالمنیب صاحب (ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب)۔ مکرم احمد عبدالمنیب صاحب 31 جنوری کو وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص، تہجد گذار، دعاگو، اطاعت گذار اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے نیک انسان تھے۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں تقریباً ایک ماہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم اسفند یار منیب صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ کے والد تھے۔

(8) مکرم اے پی کنجا مو صاحب (امیر جماعت احمدیہ وزونل امیر کالیکٹ۔ انڈیا)

مکرم اے پی کنجا مو صاحب 6 فروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 1960 میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ نہایت تقویٰ شعار، تہجد گزار صوم وصلوۃ کے پابند اور انتظامی صلاحیت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کالیکٹ میں جنرل سیکرٹری، قائد مجلس خدام الاحمدیہ، صدر جماعت، امیر وزونل امیر کے علاوہ امیر صوبائی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

سیرت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ؓ

(مسعود احمد دہلوی۔ ربوہ)

مجھے اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کے ایک صحابی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ؓ کی سیرت پر روشنی ڈال کر اس امر کو واضح کرنا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس ؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے بعد حضرت مولانا موصوف علم اور روحانیت میں ترقی کر کے ایک فیض یافتہ ہی نہیں بحمد اللہ تعالیٰ ایک فیض رساں وجود بن گئے تھے۔

اس لحاظ سے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اُس طائفہ متقین کے ایک نوجوان اور بہر رنگ ممتاز فرد تھے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہ اذن الٰہی اپنے گرد اس لئے جمع کیا تھا کہ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور اُن کا اتفاق اسلام کے لئے برکت، عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اس تقویٰ شعار جماعت کی تربیت باطنی کے لئے حضور ؑ نے جو جانگسل مجاہدہ کیا اور جو عظیم کوششیں بروئے کار لائے ان کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے کہ تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خاصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں رہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا‘‘۔

(اقتباس از اشتہار 4/مارچ 1889ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں، توجہ خاص اور شبانہ روز کی کوششوں سے صحابہ کرام کا جو پاک اور مقدس گروہ تیار ہوا حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اس مقدس گروہ کے ایک نوجوان اور ممتاز فرد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو رؤیاء صادقہ اور کشوف و الہامات کی نعمت خاص سے سرفراز فرمایا تھا اور یہ سب زمین پر چلتے پھرتے فرشتے نظر آتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی مشیت کے تحت اُس کے ایسے خاص بندے دنیا پر اپنا مخفی اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس کے ثبوت کے طور پر وہ ان میں سے بعض کو چُن لیتا ہے جن کا نیک اثر اعلانیہ طور پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے منتخب بندگان خدا میں سے ایک حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ؓ بھی تھے۔ آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تربیت باطنی، حضور ؑ کی دعاؤں اور توجہ خاص سے اس رنگ میں مستفیض ہوئے کہ حضور ؑ کی قوت قدسیہ کے زیر اثر آپ نے علمی طور پر بھی بلند مقام حاصل کیا اور پھر روحانیت میں بھی ترقی کر کے مستجاب الدعوات ہونے اور دوسروں کو روحانی کمالات سے بہرہ ور کرنے کے بلند مقام سے سرفراز ہوئے۔ مَیں ان دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے آپ کی سیرت کے چند واقعات بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔

چونکہ حضرت مولاناؓ نوجوانی کی عمر میں ہی سیدنا حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کر کے قدسی صفات صحابہ کرام کے گروہ میں شامل ہوئے تھے اس لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہو کر ایک لمبے زمانہ تک لوگوں کو علمی اور روحانی طور پر فیض پہنچانے میں مصروف رہے اور ایسے ایسے عظیم کارنامے سرانجام دئے اور آپ سے ایسے خوارق ظہور میں آئے جنہیں تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ آپ نے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی زیر ہدایت پورے برصغیر کا تبلیغی دورہ کر کے ہزارہا لوگوں کو صداقت احمدیت کے زندہ نشان دکھائے اور انہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کی قوت قدسیہ کی تاثیرات سے آگاہ کر کے اور دلائل قاطعہ کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ان پر روز روشن کی طرح آشکار کر کے انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق سے بہرور کرنے کا وسیلہ بنے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے اپنے علمی اور روحانی معرکوں کا اپنی ضخیم تصنیف ’’حیات قدسی‘‘ میں بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے اور قارئین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ؑ اور آپ کے قدسی صفات خلفائے عظام کے آسمانی وجودوں کی پیروی کر کے اور اپنے زمانہ کے خلیفہ برحق سے بذریعہ خطوط و ملاقات ذاتی رابطہ قائم کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ بھی مورد فضل الٰہی بنیں اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی معیت کا اپنے آپ کو اہل بنائیں۔ اس کتاب کا ہر احمدی کے لئے بالاستیعاب مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

اب مَیں بطور نمونہ آپ کے دو علمی معرکوں کا ذکر کرتا ہوں۔

تقریر میں علمی نکات بیان کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا اظہار تحسین

جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیالکوٹ تشریف لے گئے اور وہاں لیکچر دیا تو حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے بھی سیالکوٹ جانے اور حضور کے لیکچر سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ اُس زمانہ میں جوان ہی تھے اور جماعت میں زیادہ معروف نہ تھے۔ حضور ؑ کے لیکچر سے ایک روز پہلے کی بات ہے کہ دوپہر کھانے کی تیاری میں ابھی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ تھا۔ لوگ ادھر ادھر جا رہے تھے۔ ان کے آنے جانے اور باتیں کرنے سے ایک بے ہنگم شور کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ بعض منتظمین نے یہ تجویز پیش کی کہ علماء میں سے کوئی صاحب تقریر شروع کر دیں۔ اس طرح لوگوں کا شور بھی ختم ہو جائے گا اور ان کے لئے علمی استفادہ کی صورت بھی نکل آئے گی۔ اس وقت بعض جیّد علماء کے اصرار پر حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سورۃ فاتحہ کے مختلف مطالب بیان کرتے ہوئے علم اعداد کی رو سے بعض ایسے علمی نکات بیان کئے کہ لوگ عش عش کر اٹھے۔ آپ نے جب تقریر ختم کی تو حاجی الحرمین حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے فرمایا:

’’مَیں تو سمجھتا تھا کہ نورالدین دنیا میں ایک ہی ہے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ہمارے مرزا نے تو کئی نورالدین پیدا کر دئے ہیں‘‘۔

حضرت مولانا نورالدین ؓ جیسے متبحر عالم دین کی طرف سے ایسا شاندار اظہار تحسین اس امر پر دال ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کو جوانی میں ہی علوم دینیہ میں گہری دسترس حاصل تھی۔

علمائے دہلی کو عربی زبان میں تفسیر نویسی کا چیلنج

بیسویں صدی کی دوسری دہائی کے آخر یا تیسری دہائی کے اوائل کا زمانہ تھا کہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ اپنے بعض شاگرد علماء کے ہمراہ جنوبی ہندوستان کا تبلیغی دورہ مکمل کرنے کے بعد واپسی میں دہلی وارد ہوئے اور وہاں کچھ روز قیام فرمایا۔ اس وقت عربی دانی اور علوم دینیہ میں آپ کی دسترس کا یہ عالم تھا کہ سرزمین ہندوستان کا کوئی عالم بھی آپ کے سامنے دم مانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ خاکسار کے والد حضرت محمد حسن آسان دہلویؓ نے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ علمائے دہلی کو عربی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر نویسی کا چیلنج دیں تا کہ نہ صرف یہاں کے علماء بلکہ دہلی کے دیگر اہل علم پر احمدی علم کلام کی برتری اور فوقیت ظاہر ہو سکے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کی صداقت اور آپ کی تاثیر قدسی کا اثر اُن پر آشکار ہو سکے۔ آپ بلا تامّل اس کے لئے تیار ہو گئے اور اُسی وقت قلم دوات اور کاغذ منگوا کر آپ نے عربی زبان میں تفسیر نویسی کے چیلنج کی عبارت عربی میں تحریر کر ڈالی۔ اس چیلنج میں آپ نے لکھا کہ علمائے دہلی قرآن مجید کا ایک رکوع خود منتخب کریں اور آمنے سامنے بیٹھ کر دونوں یعنی ایک طرف آپ اور دوسری طرف علمائے دہلی اکٹھے ہو کر اُس رکوع کی عربی میں تفسیر لکھیں اور اس رکوع میں مذکورہ علوم و معارف رقم کریں۔ اگر وہ پسند کریں تو ان معارف وحقائق کو غیر منقوط عربی میں تحریر کریں۔ اور اگر ان کے لئے ممکن ہو تو غیر منقوط عربی میں نکات معرفت کو ضبط تحریر میں لائیں۔ مَیں منقوط اور غیر منقوط عربی دونوں میں تفسیر لکھنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ مجھے غیر منقوط عربی میں بھی مفاہیم و مطالب کے اظہار میں خاص دسترس عطا کی گئی ہے۔ اس امر کے ثبوت کے طور پر آپ نے آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں دو عربی قصیدے بھی تحریر فرمائے۔ ایک عقیدہ منقوط تھا اور دوسرا غیر منقوط۔ عربی زبان میں تفسیری چیلنج اور اس کا اردو ترجمہ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر کے اسے بہت وسیع پیمانہ پر شائع کیا گیا اور خاص طور پر دہلی کے ہر دینی مدرسہ کے ہر استاد عالم تک اسے پہنچایا گیا۔ اس چیلنج کا شہر بھر میں بہت چرچا ہوا۔ بعض معزز شہریوں نے اپنے اپنے علماء کے پاس جا جا کر انہیں احمدی عالم کا چیلنج قبول کرنے پر آمادہ کرنا چاہا لیکن کوئی ٹس سے مس نہ ہوا۔ اور چیلنج قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا اور نتیجہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کے عین مطابق نکلا ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

خاکسار نے ایک دینی مدرسہ کے عالم کو اپنے شاگردوں کے ہمراہ بازار میں جاتے دیکھا۔ مَیں بھی ساتھ ہو لیا۔ مَیں نے دیکھا اور سنا کہ وہ غیر احمدی عالم صاحب اپنے شاگردوں سے کہہ رہے تھے کہ اس زمانہ میں قادیانیوں کا سب سے بڑا عالم غلام رسول راجیکی ہے۔ مَیں اس واقعہ اور اس عربی مثل کے اُن پر صادق آنے کا عینی شاہد ہوں کہ اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَت بِهِ الْاَعْدَآءُ۔

روحانی ترقی کی منازل اور تعلق باللہ کی روح پرور کفیات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی دعاؤں، خاص توجہ اور تربیت باطنی کی شب و روز جاری رہنے والی مساعی کے نتیجہ میں دیگر اصحابِ مسیح موعود کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ؓ کو روحانیت کی معراج یعنی تعلق باللہ میں ترقی کا جو رفیع الشان موقع حاصل ہوا اس کا اندازہ روزمرہ ظاہر ہونے والے ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے جو قبولیت دعا کے سلسلہ میں دعا کی درخواست کرنے والے احباب کے ہر روز بڑی کثرت سے مشاہدہ میں آتے تھے۔ لوگ ہر روز ہی قادیان میں بھی اور ہجرت کے بعد ربوہ میں بھی نماز عصر کے بعد آپ کے گھر پر بڑی کثرت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اپنی اپنی حاجات کے متعلق دعا کی درخواست کرتے تھے۔ آپ ہر ایک کی درخواست سننے کے بعد اسی وقت ہاتھ اٹھا کر جناب الٰہی میں دعا کرتے۔ جملہ حاضرین بھی ہاتھ اٹھا کر دعا میں شریک ہوتے۔ دعا کے دوران جو کشفی نظارہ آپ کو نظر آتا اس کی روشنی میں آپ اُسی وقت بتا دیتے کہ کام ہو جائے گا یا نہیں ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو کس حد تک ہوگا اور کس حد تک نہ ہونا مقدر ہے۔ ایسے لاتعداد و بیشمار واقعات میں سے مَیں بطور نمونہ چند ایک کا یہاں ذکر کرتا ہوں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

❁...... ربوہ کے ابتدائی زمانہ میں جبکہ ابھی پختہ تعمیرات کا سلسلہ عام نہ ہوا تھا اور اکثر و بیشتر ادارے ابھی کچی عمارتوں میں قائم تھے تنزانیہ مشرقی افریقہ کے عمری عبیدی صاحب (مرحوم) اور گھانا مغربی افریقہ سے جناب عبدالوہاب بن آدم صاحب جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ربوہ آئے۔ دونوں نے پہلے تو اردو زبان سیکھی اور پھر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ چونکہ جامعہ احمدیہ میں اردو زبان میں تعلیم دی جاتی تھی اس لئے ان دونوں حضرات کو اردو پر عبور حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بعض مضامین کو پورے طور پر اخذ کرنے میں دقّت پیش آ رہی تھی۔ خاص طور پر جب منطق کا مضمون شروع ہوا تو محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب بہت پریشان ہوگئے کہ منطق کی اصطلاحات کو مَیں کیسے سمجھ پاؤں گا۔ انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار جناب عمری عبیدی صاحب (مرحوم) سے کیا۔ وہ بہت ذہین آدمی تھے اور تعلیمی مشکلات پر جلد قابو پا لیتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ مستجاب الدعوات بزرگ ہیں مَیں نے ان سے کئی معاملات میں دعا کروائی اور خدا کے فضل سے ان کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ہر بار میری مشکل حل ہوگئی۔ ہم دونوں اکٹھے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عبدالوہاب بن آدم صاحب راجیکی صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مَیں نے منطق کا مضمون اردو میں پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری پیش آنے کا ذکر کیا۔ آپ نے اُسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ ہم دونوں بھی دعا میں شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولاناؓ نے فرمایا: مَیں نے دعا کرنے کے دوران کشفی حالت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دست مبارک آپ دونوں کے سروں پر رکھا ہوا دیکھا ہے۔ جس کی تعبیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس علیہ السلام کی برکت سے آپ کو بہت کامیابیاں بخشے گا۔

محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب مزید تحریر کرتے ہیں کہ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کے مکان سے واپس آکر مَیں نے اسی رات سب سے پہلے منطق کے مضمون کا مطالعہ شروع کیا۔ میرے تعجب کی انتہا نہ رہی۔ مَیں نے دیکھا کہ جتنے صفحات پڑھتا ہوں وہ مجھے آسانی سے یاد ہوجاتے ہیں۔ اس طرح تھوڑے سے وقت میں مَیں نے چالیس صفحات کے قریب یاد کر لئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں نے آسانی سے امتحان کی تیاری کر لی۔ ہم دونوں نے جب امتحان دیا تو پرچوں کو بہت آسان پایا۔ جب امتحان کا نتیجہ نکلا تو انتہائی خوشی کا موجب ہوا کیونکہ مَیں کلاس میں اول نمبر پر آیا۔ محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے سارا بیان محترم برکات احمد صاحب راجیکی صاحب کو 14/جولائی 1956ء کے روز لکھ کر دیا اور انہوں نے حیات قدسی کے نئے ایڈیشن کے ضمیمہ حصہ پنجم میں اسے درج کرا کے اس کے صفحہ 171 پر اسے شائع کروا دیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں حضرات نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بہت ترقی کی۔ محترم عمری عبیدی صاحب ترقی کرتے کرتے اپنے ملک کے وزیر بنے اور بہت نام پیدا کیا۔ اور محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب سالہا سال سے امیر جماعت احمدیہ گھانا کے نہایت ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ انگریزی اور اردو میں بڑی روانی سے تقریر کرتے ہیں۔ اور اپنے ملک کی اہم شخصیت شمار کئے جاتے ہیں۔ اور حکومتی حلقوں میں بڑا اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔

❁...... اُسی زمانہ کی بات ہے کہ خاکسار کی ایک عزیزہ نے بی۔اے کا امتحان دیا۔ امتحان کے بعد وہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے عزیزہ سے دریافت فرمایا کیا تمہارا کوئی پرچہ خاطر خواہ حل نہیں ہوسکا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ دعا کے دوران مَیں نے روشنی دیکھی لیکن اس کے درمیان میں ایک بہت چھوٹا سا سیاہ نشان بھی نظر آیا۔ اس سے مَیں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تمہارا کوئی پرچہ پورے طور پر حل نہیں ہوسکا ہے لیکن تم اچھے نمبروں پر پاس ہوجاؤ گی کیونکہ روشنی اُس چھوٹے سے سیاہ نشان پر پوری طرح غالب ہے۔ واقعی ایسا ہی ظہور میں آیا اور وہ بہت اچھے نمبروں پر پاس ہوئیں۔

❁...... سابق ایڈیٹر الفضل محترم روشن دین صاحب تنویر نے جب اپنی بڑی صاحبزادی کی شادی کی تو خاکسار سے کہا کہ تم ذرا میرے ساتھ چلو۔ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کرنی ہے کہ وہ ازراہ ذرّہ نوازی رخصتانہ میں تقریب میں تشریف لا کر دعا کرائیں تا کہ میری بیٹی اُن کی مقبول دعاؤں کے ساتھ رخصت ہو۔ ہم دونوں حضرت مولانا کے در دولت پر حاضر ہوئے اور دروازہ پر دستک دے کر اپنی آمد کی اطلاع حضرت مولانا کو بھجوائی۔ آپ اطلاع ملنے پر دروازہ پر تشریف لے آئے۔ اور محترم تنویر صاحب (مرحوم) کی درخواست قبول فرماتے ہوئے رخصتانہ میں دعا کرنے کی حامی بھر لی۔ اندر واپس جانے سے پہلے آپ نے محترم تنویر صاحب سے دریافت فرمایا کیا آپ حقّہ پیتے ہیں۔ تنویر صاحب نے عرض کیا کیا کروں حقّہ کی ایسی لت پڑی ہے کہ چھوٹتی ہی نہیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ جب مجھے آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی اور مَیں دروازہ کی سمت میں چلنے لگا تو مجھے کچھ دھواں نظر آیا۔ اس سے میرے دل میں یہ بات آئی کہ جو صاحب ملنے آئے ہیں وہ حقّہ یا سگریٹ پینے کے عادی ہیں۔ پھر فرمایا تنویر صاحب حقّہ پینا بُری عادت ہے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کریں۔

پھر حضرت مولانا رخصتانہ کی تقریب میں تشریف لائے تو دعا کرانے کے بعد محترم تنویر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا دعا کے دوران مَیں نے آپ کے داماد کے والد حکیم فیروز الدین صاحب کو بڑی قیمتی پوشاک زیب تن کئے دیکھا ہے اور چہرہ خوشی سے خوب کِھلا ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد پر دنیوی لحاظ سے بہت فضل کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ محترم تنویر صاحب کے داماد ترقی کر کے ایک بہت بڑے انڈسٹریل ادارے کے جنرل مینجر مقرر ہوئے اور ان کے چھوٹے بھائی نے سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا اور ایک اہم سرکاری دفتر میں بہت اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی علمی فضیلت اور بلند روحانی مرتبہ ومقام کو آشکار کرنے والے یہ چند واقعات اس لئے بیان کئے ہیں کہ عنداللہ اتنے بلند مقام پر فائز ہونے کے باوجود حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ میں عاجزی وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ سے ہر شخص بآسانی مل لیا کرتا تھا۔ آپؓ اکثر فرمایا کرتے تھے اور مَیں نے آپ کی مجلس میں لوگوں کو مخاطب کر کے یہ فرماتے ہوئے بارہا سنا کہ میں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ یہ سب تفضلات جو آپ لوگوں کو نظر آتے ہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت وعقیدت اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کا نتیجہ ہے۔ آپ اپنی مجالس میں بڑی کثرت سے یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست پر مشتمل خطوط باقاعدگی سے ارسال کیا کرو اور پھر خود بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہو۔ خلیفہ کا آسمانی وجود ایک پاور ہاؤس ہے۔ اُس سے تعلقِ محبت وعقیدت قائم کئے بغیر آپ لوگ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ لوگ مجھ سے دعا کے لئے کہتے ہیں مَیں دعا کر دیتا ہوں اگر خدا تعالیٰ کے دائمی فیض کے وارث بننا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کی دعاؤں کا اپنے آپ کو مورد بناؤ اور خود دعائیں کرنا اپنی عادت بنا لو تا کہ خدا تعالیٰ کے دائمی فضلوں کو جذب کرنے والا بن سکو۔

مَیں نے خود آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ تنبیہ ہوتی رہتی ہے کہ مَیں اپنی اور دوسروں کی حاجت براری کے لئے خلیفۂ وقت سے دعاؤں کی درخواست کرتا رہوں۔ چنانچہ مَیں اپنی ہر حاجت اور بالخصوص دعوت الی اللہ کی مہمات میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتِ اقدس میں بار بار دعاؤں کی درخواست پر مشتمل خطوط ارسال کرتا رہتا ہوں۔ آپ کی اِس نصیحت کی خود "حیات قدسی" کے مطالعہ سے تصدیق ہوجاتی ہے۔ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست پر مشتمل جو خطوط لکھا کرتے تھے اور وہ آپ کو جن جوابات سے نوازتے تھے آپ نے ان میں سے بہت سے خطوط کو اپنے سوانحی حالات "حیات قدسی" میں درج کر دیا ہے۔

ایک اور اہم امر جس کا ذکر کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں قیامِ جماعت کے وقت یہ فرمایا تھا کہ میری دعاؤں، توجہ اور متبعین کی تربیت باطنی کے نتیجہ میں مجھ پر ایمان لانے والوں کا خدا سے تعلق قائم ہوجائے گا اور وہ اُن سے ہمکلام ہوگا اور وہ ایک دنیا کو راہ راست کی طرف لانے کا موجب ہوں گے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ اصلاح باطنی اور تعلق باللہ کا یہ سلسلہ میرے صحابہؓ تک محدود نہیں رہے گا بلکہ قیامت تک میرے سلسلہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ آپؑ نے اشتہار 4/مارچ 1889ء کے آخر میں یہ بھی فرمایا:

"وہ (خدا تعالیٰ) اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربِّ جلیل نے یہی چاہا ہے اور وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اُسی کو ہے"۔

جہاں حضور علیہ السلام نے ایسے لوگوں کے قیامت تک پیدا ہونے اور ہوتے چلے جانے کی بشارت دی جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی وہاں آپ نے ایک نہایت عظیم الشان بشارت اور بھی دی اور وہ عظیم الشان بشارت یہ ہے کہ آپ کے بعد جماعت میں خدا تعالیٰ قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا آسمانی نظام قائم کرے گا اور اُس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا اور وہ بھی قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ ان دونوں بشارتوں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ اور وہ تعلق یہ ہے کہ قیامت تک آسمانی نظام کے دائمی طور پر جاری وساری رہنے کا ایک بنیادی مقصد یہ ہوگا کہ ہر خلیفہ برحق کے آسمانی وجود کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں جماعت میں ایسے تائید یافتہ لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں گے جنہیں قبولیت اور نصرت دی جائے گی اور اس قبولیت اور نصرت کے نتیجہ میں وہ ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں کو حق کی طرف کھینچ لانے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں گے۔ سو ہم میں سے ہر ایک کے لئے قبولیت اور نصرت حاصل کرنے کا راستہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور وہ ہے خلافت حقّہ کے آسمانی نظام کے ساتھ کامل وابستگی اور اطاعت کا راستہ۔ خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ کامل وابستگی اور کامل اطاعت اور قبولیت ونصرت الٰہی کا حصول لازم وملزوم کی طرح ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔

سوائے احمدی بھائیو اور بہنو! ہم اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہم وہ جماعت ہیں جسے خدا تعالیٰ نے اپنی قبولیت کے نصرت کے لئے منتخب کر رکھا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت کا وہی نمونہ دکھائیں جو صحابہ کرام نے خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق محبت، دلی وابستگی اور کامل اطاعت کا شاندار نمونہ دکھایا اور اس کے نتیجہ میں قربت، نصرت اور تائید ومعیت کا وہی انعام پائیں جو پہلوں کو ملا اور وہ لوگوں کو راہ راست کی طرف لانے کا موجب بنے۔ بحیثیت احمدی ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت کے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے مقربین الٰہی میں شامل ہوتے چلے جائیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا سچے وعدوں والا خدا ہمیں اپنی تائید ونصرت سے نواز کر ہماری دعائیں اور آہ وزاری ضرور سنے گا اور ہمیں دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیابیوں پر کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے گا۔ خلافت احمدیہ کا آسمانی نظام اور اس کے ساتھ ہمارا محبت واطاعت کا فداکارانہ تعلق ان دونوں کی یکجائی کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور ہمارا ہی نہیں بلکہ دنیا کا مستقبل وابستہ ہے۔ معمورۂ عالم میں آج ہمیں اور صرف ہمیں ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہم خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہیں اور خدا ہمیں فتح ونصرت کے نظارے دکھاتا چلا آ رہا ہے اور اس فتح ونصرت کے بل پر حقیقی اسلام نے ساری دنیا میں غالب آنا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس غلبہ کے منصّۂ شہود پر آنے میں روک نہیں بن سکتی۔ خدائی تقدیر ہمیشہ غالب آتی ہے اور اس کا مقابلہ کرنے والے ہمیشہ ناکام ونامراد رہتے ہیں۔ اب بھی ایسا ہی ہوگا اور ضرور ہو کر رہے گا۔

❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت بابا محمد حسن صاحب

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ کا جون ۲۰۰۵ء کا شمارہ ’’وصیت نمبر‘‘ کے طور پر شائع ہوا ہے۔ اس شمارہ میں پہلے موصی حضرت بابا محمد حسن صاحبؓ کا ذکر خیر مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

اگرچہ عملاً پہلی وصیت نورالدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب آف لاہور نے کی تھی لیکن قواعد و ضوابط کے مطابق پہلی وصیت حضرت بابا محمد حسن صاحب اوجلوی کی منظور کی گئی جو کہ 1/5 حصہ کی تھی۔

حضرت بابا محمد حسن صاحب کی ولادت 11 جولائی 1870ء کو اوجلہ ضلع گورداسپور میں ہوئی- 1895ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا- 1902ء میں قادیان ہجرت کرکے تشریف لے آئے- 5 مارچ 1906ء کو پہلے موصی ہونے کا شرف حاصل کیا- قیام پاکستان کے بعد چنیوٹ آگئے جہاں تا وفات (20/ جولائی 1950ء) حسب ارشاد حضرت مصلح موعودؓ مسجد احمدیہ میں مقیم رہے۔ تدفین مقامی قبرستان ربوہ میں ہوئی- بعد میں بہشتی مقبرہ ربوہ میں منتقل کر دیا گیا۔ آپ مجاہد جاوا وسماٹرا حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے والد ماجد تھے۔

حضرت بابا محمد حسن صاحب اپنی قبول احمدیت کی داستان یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا سخت مخالف تھا اور بحیثیت چھٹی رساں ڈاکخانہ میں ملازم تھا۔ اپنے چچازاد بھائی منشی عبدالعزیز اوجلویؓ کو احمدیت کی وجہ سے سخت الفاظ کہہ دیا کرتا مگر حضرت اقدسؑ کی شان میں برے الفاظ نہ کہتا۔ آخر ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ گزشتہ انبیاء کے وقت میں بھی بہت سے لوگ شک میں رہے۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت مرزا صاحب واقعی وقت کے امام ہوں اور میں منکرین کے زمرہ میں شامل ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے اس معاملہ میں خداتعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرنا شروع کیں۔ رات کو قبرستان میں، گاؤں کی مسجد میں اور جنگل میں جاکر بھی دعائیں کرتا اور روتا۔ جب چودہ روز اس طرح دعائیں کرتے گزر گئے اور مَیں اُس رات جنگل میں درود شریف پڑھ رہا تھا کہ مجھے یکدفعہ غنودگی آئی اور دائیں طرف سے مجھے آواز آئی۔ تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا محمد حسن۔ پھر میں نے اس بلانے والے سے دریافت کیا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے ارد گرد دیکھا تو کوئی آدمی نہ تھا۔ میں حیران ہوکر پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ اگلی رات میں نے خواب میں قادیان دیکھا اور مسجد اقصیٰ میں کثرت سے لوگ دیکھے۔ ایک شخص کو کھڑے تقریر کرتے دیکھا۔ کسی نے مجھے کہا کہ یہ خلیفہ ہے۔ میں نے کہا میں خلیفہ نہیں پوچھتا۔ میں اصل امام وقت پوچھتا ہوں۔ اس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے اور اس شخص نے کہا کہ یہ اصل امام وقت ہیں۔ میں حضورؑ کے سامنے جا بیٹھا اور خواب میں بیعت کرنے لگا۔ جب یہ الفاظ بیعت پڑھے: **ربّ انّی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانّہ لایغفر الذّنوب الّاانت** تو میری چیخیں نکل گئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ سچّا ایمان لایا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ مگر پھر میں دوبارہ سو گیا تو خواب دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو حضرت جبرائیلؑ ایک جنگل میں چھوڑ گئے ہیں۔

میں نے اپنی خوابیں کسی کو نہ بتلائیں لیکن اُسی روز میرے بھائی منشی عبدالعزیز صاحب نے مجھے کہا کہ قادیان جلسہ ہے کیا تم چلوگے؟ میں نے کہا ہاں۔ راستہ میں میں نے ان سے پوچھا کہ کیا بیعت کے وقت **رب انی ظلمت نفسی** ...... پڑھاتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ تمہیں کیسے پتہ ہے۔ میں خاموش ہوگیا۔ جب قادیان پہنچا تو جو نظارہ میں نے خواب میں دیکھا تھا وہی قادیان میں دیکھا۔ جب مسجد اقصےٰ میں گیا تو ایک شخص کھڑا ہوکر تبلیغ کرنے لگا۔ یہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ تھے۔ میں نے خواب میں انہی کو تقریر کرتے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ آپؑ کی وہی شکل تھی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے بیعت کرلی اور الفاظ بیعت میں **ربّ انّی ظلمت نفسی** والی دعا بھی پڑھی۔ بیعت کرتے ہی میرے دل میں یہ گزرا کہ اب قادیان نہ چھوڑنا چاہیے خواہ بھیک مانگ کر ہی گذارہ کرنا پڑے۔ پھر ہر جمعہ پیدل قادیان جاکر پڑھتا رہا۔

میں اپنے گاؤں اوجلہ میں اکیلا احمدی تھا۔ اس وجہ سے کچھ گھبرا گیا اور اس امر کے متعلق ایک عریضہ لکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رقعہ ابھی میرے پاس ہی تھا مگر حضورؑ نے میرے بیٹھتے ہی بات شروع کردی کہ بعض دوست گھبراتے ہیں ..... گاؤں یا شہر میں متقی کو آرام ہو تو خدا اسی جگہ اس کے ساتھ ایک جماعت بنا دیتا ہے۔ چنانچہ میں پھر واپس گاؤں چلا گیا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ہی خداتعالیٰ نے میرے قادیان آنے کا انتظام فرمادیا اور میں مارچ 1902ء میں قادیان ہجرت کرکے آگیا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کی جلد بندی کا ٹھیکہ لے لیا۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا کہ اگر یہ رسالہ ہر ماہ کی 20 تاریخ تک تیار نہ ہو تو میں ہرجانہ کا ذمہ دار ہوں مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس اور سیر وغیرہ پر ہمراہ جانے سے نہ روکا جائے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس میں شامل ہونے سے نہ روکا جائے۔ وہ مان گئے اور مجھ کو ایک چپڑاسی دیدیا گیا جس کا نام اللہ دتہ تھا۔ میں نے اسے کہا کہ ایک وقت کھانا مجھ سے کھایا کرو اور اس کے عوض جب حضورؑ گھر سے باہر تشریف لائیں مجھے اطلاع کرتے رہا کرو۔ اسی وجہ سے میں حضورؑ کی صحبت میں زیادہ رہا۔‘‘

قادیان آنے کے تھوڑے عرصہ بعد میرا ایک شیرخوار لڑکا فوت ہوگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے آتے ہی بچہ کی وفات کی وجہ پوچھی۔ میں نے عرض کیا کہ میرے خیال میں اٹھرا تھا۔ اس کے بعد میں خاموش ہوگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: محمد حسن اولاد کس کام کیلئے ہوتی ہے۔ اولاد مشکل وقت میں کام آنے کیلئے ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: محمد حسن! انسان پر دو مشکل اوقات آتے ہیں۔ ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں۔ دنیا میں اگر اولاد بڑی عمر کی ہوجاتی ہے اور باپ بوڑھا ہوجاتا ہے اور اولاد کو نصیحت کرنا چاہتا ہے تو اولاد کہتی ہے: اباجی آپ کی باتیں ہمیں پسند نہیں آتیں۔ ایسی نصیحتیں آپ ہمیں نہ کریں ورنہ ہم الگ ہوجائیں گے یا کسی اور جگہ چلے جائیں۔ یہ بات سن کر ماں باپ کا دل بہت غمگین ہوجاتا ہے کہ اب ہم کیا کریں۔ دوسرا مشکل وقت انسان پر آخر وقت میں آتا ہے۔ دوزخ اور بہشت سامنے ہوتا ہے۔ آدمی کو غم پر غم ہوتا ہے نابالغ بچے جو فوت ہو جاتے ہیں انہیں کہا جائے گا تم بہشت میں چلے جاؤ۔ وہ بچے بہشت میں چلے جائیں گے۔ اس جگہ دیکھیں گے کہ ان کے ماں باپ نہیں ہیں، وہ رونے لگ جائیں گے اور کہیں گے: اے ربّ! ہمارے ماں باپ کہاں ہیں جس جگہ ہمارے ماں باپ ہیں ہمیں وہاں پہنچادے۔ حکم ہوگا اپنے ماں باپ کو تلاش کرکے لاؤ پھر وہ اپنے ماں باپ کو تلاش کرکے پہلے ان کو بہشت میں داخل کریں گے بعد میں خود داخل ہوں گے۔ پھر مجھ کو حضرت اقدس فرمانے لگے ’’محمد حسن! یہ اولاد اچھی یا وہ اولاد اچھی جو بڑی ہوکر سرکشی اختیار کرتی ہے‘‘۔

میں دفتر ریویو میں ہی کام کرتا تھا۔ ایک روز حضرت مسیح موعودؑ نے آدھی رات سے ایک مضمون لکھنا شروع کیا اور پریس میں کاپی نویسوں کو حکم دیا کہ باقی سب کاموں کو چھوڑ کر اس مضمون کو لکھو تاکہ یہ آج ہی چھپ جائے۔ یہ کتاب الوصیت تھی۔ چنانچہ یہ کتاب چھپنی شروع ہوگئی اور میں نے رات کو ہی ایک دفعہ پڑھی۔ پھر اکیلا بیٹھ کر **لن تنالوا البرّ حتّی تنفقوا ممّا تحبّون** کی آیت مدنظر رکھ کر سوچا کہ محمد حسن تم زمیندار کو نہری زمین پسند ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی نہری زمین وقف کرنے کا ارادہ کرلیا۔ پھر میرے دل میں آیا کہ قادیان میں تجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت قادیان میں مکان نہیں ملتے تھے مگر میں نے مکان خرید لیا ہوا تھا۔ پس میں نے مکان کو بھی دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کرلیا۔ میں اپنی زندگی دین کیلئے پہلے ہی وقف کرچکا تھا۔ میں نے سوچا کہ اب تمہارے پاس کیا رہا۔ اس خیال سے میرا دل نہایت خوش ہوا کہ میرا سب مال خدا کا مال ہوگیا اور میں نے اپنے پاس کچھ نہیں رکھا۔ صبح ہوتے ہی میں نے ایک دوست کو بلاکر وصیت لکھوائی کہ میری زمین، میرا مکان اور میری زندگی خدا کیلئے وقف ہے۔ یہ وصیت میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بھیج دی۔ میرا یہ طریق تھا کہ جب کبھی کوئی عریضہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں روانہ کرتا تو اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم بھیج دیتا۔ اس وصیت کے ساتھ بھی ایک روپیہ بھیجا۔ جس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں میری وصیت پہنچی، اُسی وقت دفتر کے منشی سے حضورؑ نے نیا رجسٹر منگوایا اور میرا نام اس رجسٹر میں سب سے اوّل نمبر پر درج فرمایا۔ اور وہ روپیہ جو میں نے وصیت کے ساتھ بھیجا تھا پہلی شرط میں داخل کردیا۔ اس طرح سب سے اوّل موصی میں ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے اس روز جلسہ کرکے میری وصیت کے الفاظ اشاروں سے بتادیئے اور فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام کو پہلے کرتا ہے وہ سب کے درجے لے جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک روز جلسہ کیا جس میں لوگوں کے مشورہ سے مدرسہ دینیات کھولنے کی تجویز ہوئی۔ بعد میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ دینیات کی شاخ علیحدہ کھولی جائے اور اس میں لڑکے داخل کئے جائیں۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا (یعنی مولوی رحمت علی مبلغ جاوا وسماٹرا) میں نے اس کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنا چاہا مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس کو داخل کرنے سے انکار کردیا۔ میرا لڑکا چھوٹا تھا۔ تیسرے روز رات کو میں نے اپنے بچے کو کہا کہ میں بیٹا کوشش تو بہت کرتا ہوں مگر وہ مدرسہ میں تمہیں داخل نہیں کرتے۔ میرے لڑکے نے صبح ہوتے ہی مجھ کو کہا کہ میاں جی مجھ کو الہام ہوا ہے **فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ**۔ یہ بات بچے کی سُن کر میں حیران ہوگیا کہ یہ چھوٹا بچہ ہے بمشکل 9-10 سال کا تھا اس کو الہام ہوا ہے۔ پھر میں دفتر چلا گیا اور ایک رقعہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں لکھا کہ: ’’آپ کو میرا تمام حال معلوم ہے۔ میں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں وقف کردیا ہوا ہے۔ میرا ایک ہی لڑکا ہے اسے بھی آج میں وقف کرتا ہوں۔ اگر حضور اس کو اپنے حکم سے شاخ دینیات میں داخل کردیں گے تو میں کامیاب ہوگیا۔ میں ایک کام پسند نہیں کروں گا کہ میرے لڑکے کو وظیفہ دیا جائے میں اپنے لڑکے کو صدقے کے مال سے پڑھانا نہیں چاہتا۔ جہاں سے میں کھاؤں گا میرا لڑکا وہاں سے کھائے گا۔‘‘

حضرت مسیح موعودؑ نے اس رقعہ پر یہ لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو روانہ کیا: ’’میں محمد حسن پر بڑا خوش ہوں اس نے مجھ کو لڑکا شاخ دینیات کیلئے دیا ہے۔ میرے حکم سے اس کو شاخ دینیات میں داخل کردو۔ دوسری بات سے میں محمد حسن پر اور بھی خوش ہوا جو شخص صدقہ کے مال سے پڑھانا چاہتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوتا اس پر محمد حسن نے خوب سوچا ہے۔‘‘

اگلے روز مولوی صاحب مجھے ناراض ہونے لگے کہ افسوس تم پر، میرا خیال تھا کہ رحمت علی کو B.A., M.A. کرایا جائے۔ کچھ میں مدد دوں گا۔ کچھ تم اس کی پڑھائی میں امداد کروگے۔ مگر تم نے اس کو مُلّا بنانا چاہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ اپنے لڑکے شاخ دینیات کیلئے دو۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا سو میں نے دیدیا۔ اس لڑکے کا اللہ حافظ ہے۔

مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ گورداسپور تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں نے اپنی چادر دری کے اوپر بچھادی اور عرض کیا کہ حضورؑ یہاں تشریف فرما ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی خاص عمل کرنے کے لئے بتلائیں۔ فرمایا کہ ’’نماز پڑھا کرو‘‘ میں خاموش ہوگیا۔

قادیان میں رہا ہمیشہ میرا یہی طریقہ رہا کہ تین مہینے یا چھ مہینے کے بعد دو چادریں حضورؑ کی خدمت میں روانہ کرتا رہا۔ ایک چادر مصلّے کیلئے اور ایک چادر پلنگ کیلئے۔ مجھ کو حضرت مسیح موعودؑ جواب میں لکھتے: ’’خداتعالیٰ تمہاری یہی خدمت قبول فرمائے‘‘۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
16th March 2007 – 22nd March 2007

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 16th March 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55 Seerat-Un-Nabi
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 379, Recorded on 12/03/1998.
02:50 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 169, Recorded on 23rd December 1996.
05:10 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News .
07:15 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 26th February 2005.
08:20 Le Francais C'est Facile: programme no. 97
08:45 Siraiki Service
09:35 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 18 recorded on 4th November 1994.
10:40 Indonesian Service
11:35 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Tilaawat & MTA News Review Special
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
14:15 Dars-e-Hadith
14:35 Bengali Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking friends. Rec: 30/11/1999.
15:35 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon [R]
17:10 Interview: An interview with Justice Muhammad Islam Bhatti.
18:05 Le Francais C'est Facile: programme no. 97 [R]
18:30 Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam. Rec: 05/01/07.
20:35 MTA International News Review Special
21:15 Friday Sermon [R]
22:15 MTA Travel: a programme featuring San Francisco, one of the tourist capitals of the USA.
22:45 Urdu Mulaqa'at: Session 18 [R]

Saturday 17th March 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 97.
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 380, Recorded on 17/03/1998.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th March 2007.
03:30 Bengali Mulaqa'at: Recorded on 30th November 1999.
04:30 Interview: An interview with Justice Muhammad Islam Bhatti.
05:25 MTA Travel: San Francisco
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
08:10 MTA Variety
08:50 Friday Sermon [R]
09:55 Indonesian Service
10:55 French Service
12:00 Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:00 Class with members of Jamia Ahmadiyya UK with Huzoor. Recorded on 17th March 2007.
16:10 MTA Variety [R]
17:00 Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 08/12/1996.
17:45 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam.
20:35 MTA International Jama'at News
21:10 Class Jamia Ahmadiyya [R]
22:25 MTA Variety
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 18th March 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Qur'an Quiz
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 383, recorded on 24/03/1998.
02:30 Kidz Matter
03:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th March 2007.
04:25 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
05:05 MTA Variety: a cookery programme teaching how to prepare a variety of fish-based dishes.
05:30 Quran Quiz
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Class with members of Jamia Ahmadiyya UK with Huzoor. Recorded on 17th March 2007.
08:20 Learning Arabic: programme no. 22.
08:55 Huzoor's tour of Germany: a programme documenting Huzoor's visit to Germany.
09:30 Kidz Matter: kids discussion programme.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 26th January 2007.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:15 Bangla Schomprochar
14:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th March 2007.
15:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 5th February 2006.
16:30 Huzoor's Tours [R]
17:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995. Part 1.
18:30 Arabic Service
19:30 Kidz Matter [R]
20:00 MTA International News Review [R]
20:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:00 Huzoor's Tours [R]
22:30 Ilmi Khutbaat
23:30 MTA Travel: a travel programme featuring Barcelona and Madrid in Spain.

Monday 19th March 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10 Learning Arabic: lesson no. 22
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 384, Recorded on 25/03/1998.
02:45 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 16th March 2007.
03:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995. Part 1.
05:00 Ilmi Khutbaat
05:30 Practical Astronomy
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 17th April 2005.
08:25 Le Francais C'est Facile: programme no. 45
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 4, Recorded on 5th September 1997.
10:15 Indonesian Service
11:30 Aa'ina: a discussion programme based on allegations made against Islam.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:15 Bangla Schomprochar
14:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 14/04/2006.
15:25 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:30 Medical Matters
17:00 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service: featuring speeches from Jalsa Salana Kababir.
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 385, Recorded on 26/03/1998.
20:40 MTA International Jama'at News
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:30 Speech delivered on the topic of the life and character of the Promised Messiah (as).
23:25 Friday Sermon: recorded on 14/04/2006 [R]

Tuesday 20th March 2007

00:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30 Learning French: Lesson no. 45
00:45 Seerat Sahaba Rasool (saw)
01:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 385, Recorded on 26/03/1998.
03:05 Friday Sermon: recorded on 14/04/2006.
04:25 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 4, recorded on 5th September 1997.
05:25 Aaina
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 18th March 2007.
08:20 Learning Arabic: Programme no. 22
08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana Belgium 2004: second day address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from the ladies jalsa gah. Recorded on 11th September 2004.
14:55 Rabwah: an English documentary about the town of Rabwah, Pakistan.
15:35 Learning Arabic: Programme no. 22 [R]
16:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
17:25 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:20 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:55 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 21st March 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:05 Learning Arabic: Programme no. 22
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 386. Recorded on: 31/03/1998.
02:35 Jalsa Salana USA 2006
03:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995, part 2.
04:40 Seerat-un-Nabi (saw)
05:20 Rabwah
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 12th February 2006.
08:20 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1996. Part 1.
09:55 Indonesian Service
10:55 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:30 Bangla Shomprochar
14:30 Ilmi Khitabaat
15:25 Jalsa Speeches: speech delivered by Muzaffar Clark on the topic of the uniqueness of the Holy Qur'an. Recorded on 26th July 1997 on the occasion of Jalsa Salana UK.
15:25 MTA Variety: a cookery programme teaching how to prepare a variety of fish-based dishes.
16:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
17:30 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 387, recorded on 01/04/1998.
20:30 MTA International News Review
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10 Jalsa Speeches [R]
22:35 Ilmi Khitabaat
23:25 Lajna Magazine

Thursday 22nd March 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 387, recorded on 01/04/1998.
02:30 The Philosophy of the Teachings of Islam
03:10 Hamari Kaa'enaat
03:35 Ilmi Khitabaat
04:30 Lajna Magazine
05:05 MTA Variety: a cookery programme teaching how to prepare a variety of fish-based dishes.
05:35 Jalsa Speeches: speech delivered by Muzaffar Clark on the topic of the uniqueness of the Holy Qur'an. Recorded on 26th July 1997.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 19th February 2006.
08:15 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 15. Recorded on 08/05/1994.
09:25 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit Burkina Faso, West Africa.
10:25 Indonesian Service
11:30 Al Maa'idah
11:40 Dars-e-Hadith
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05 Bengali Service
14:10 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 170, recorded on 24th December 1996.
15:30 Huzoor's Tours [R]
16:30 English Mulaqa'at [R]
17:40 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
18:30 Arabic Service
20:35 MTA News Review
21:05 Tarjamatul Qur'an Class, Session: 170 [R]
22:10 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday March 09, 2007 | Issue No. 10

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

نصرت غیبی کا ایمان افروز واقعہ

نوبل پرائز یافتہ مشہور عالم سائنسدان اور سفیر توحید ڈاکٹر عبدالسلام صاحب رحمہ اللہ کے تایازاد بھائی عبدالشکور صاحب مرحوم سیکرٹری اصلاح وارشاد ملتان کے قلم سے:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں حضرت اقدس پاک پر يُحْيِي الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ کی ذمہ داری ڈالی تو ساتھ ہی يَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ اور اِنِّيْ مُعِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ کا وعدہ بھی دیا جس کا اظہار ہم نے اپنی زندگی میں بیشمار موقعوں پر دیکھا جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

یہ غالباً 1935ء کی بات ہے۔ اپریل کے مہینہ میں انجمن اہل حدیث جھنگ شہر اپنے سالانہ جلسہ کے دوران جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا کرتی تھی۔ ان جلسوں میں مَیں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولوی عبدالمجید صاحب سوہدروی، مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی کی تقاریر اور مناظرے سنے ہیں۔ جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مخدومی ومحترمی شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ مولوی محمد سلیم صاحب جن کے ساتھ مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم برادر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی بھی تھے کے مناظرے مجھے خوب یاد ہیں۔ حقیقتاً وہ بھولنے والے واقعے ہی نہیں۔

یہ شاید 1934ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے مناظرے کا اثر تھا کہ 1938ء میں زعماء اہلحدیث کی طرف سے جلسہ سے پہلے چیلنج بازی میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا گیا اور یہ تأثر دیا گیا کہ ہم اس دفعہ مناظرے کا ارادہ نہیں رکھتے مگر جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا یہ محض ایک چال تھی۔ جلسہ کا پہلا دن تو خاموشی سے گزر گیا۔ ہم نے مرکز میں مبلغ کے لئے درخواست دی ہوئی تھی مگر وہاں سے جواب ملا کہ ان دنوں میں آپ کے مطلوبہ مبلغین میں سے کوئی بھی موجود نہیں کیونکہ ان دنوں میں ہر جگہ جلسوں اور مناظروں کا زور ہوتا تھا۔ اہلحدیث کی طرف سے جلسہ کے دوسرے دن رات کے اجلاس میں ہمیں چیلنج دے دیا گیا کہ کل یعنی جلسہ کے آخری دن ہم سے مناظرہ کرلو۔ چیلنج کرنے والے مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی تھے۔ غیر متوقع چیلنج سُن کر ہماری پریشانی قدرتی امر تھا۔ ہم نے انہیں بہت کہا کہ آپ لوگ مناظرے کا چیلنج کرنے میں مخلص ہیں تو ہمیں صرف ایک دن کی تو مہلت دیں تا کہ ہم بھی کسی عالم کو بلوا سکیں۔ مگر انہوں نے ہماری بات پر کان نہ دھرا۔ ان کی طرف سے مایوس ہوکر ہم دعاؤں میں لگ گئے۔

حضرت میاں رمضان علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر اس وقت ہمارے سیکرٹری اصلاح وارشاد تھے انہوں نے ہم چند نوجوانوں کو طلب کیا اور فرمایا کہ اب اتنا وقت بھی نہیں کہ ہم اشتہار ہی چھپوا سکیں۔ تم لوگ یہ اشتہار قلمی لکھو جتنی کاپیاں بھی لکھی جاسکیں تیار کردیں تا صبح ہم کچھ تو پبلک تک پہنچا سکیں۔ چنانچہ ہم چار پانچ نوجوان ساری رات بھر قلمی اشتہار لکھتے رہے اور محترم میاں صاحب اور دیگر بزرگان یعنی میرے والد محترم چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر سکولز، پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ شہر محترم چوہدری محمد حسین صاحب (والد محترم عزیزم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ) جو میرے چچا جان تھے محترم میاں ناصر علی صاحب اور ان کے والد بزرگوارم حضرت میاں مصطفیٰ صاحب یہ سب بزرگان دعاؤں میں لگ گئے کہ الٰہی ہم تیرے مامور کے غلام اور تیرے در کے سوالی ہیں ہمیں اپنی مصیبت کا غم نہیں تیرے سلسلہ کی عزت کا سوال ہے غیب سے ہماری مدد فرما۔

صبح کی اذانیں ہوگئیں۔ ہم لوگ نماز پڑھ کر اپنے مشن میں لگ گئے کہ اچانک مگھیانہ سے ایک آدمی آیا اور اطلاع دی کہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائیلپوری تشریف لے آئے ہیں۔ محترم قاضی صاحب اللہ تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند فرمائے لائلپور میں ملازم تھے اور مرکز کی طرف سے انہیں انچارج تبلیغ مقرر کیا گیا تھا۔ جھنگ ان کے حلقہ میں شامل تھا۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت قاضی صاحب کی تشریف آوری کی خبر سن کر حضرت میاں رمضان علی صاحب جو نہایت سخت پابند شریعت متشدد حد تک گرفت کرنے والے تھے اٹھ کھڑے ہوئے اور الحمدللہ الحمدللہ کے نعرے لگاتے ہوئے اچھلنے کودنے لگے۔ آج بھی وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو وجد کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ ہمیں فرمایا بھاگ کر جاؤ اور قاضی صاحب کو لے آؤ۔ چنانچہ ہم لوگ جا کر محترم میاں ناصر علی صاحب کے دولت خانہ سے حضرت قاضی صاحب کو لے آئے۔ اس واقعہ کے بیان کرنے کا مقصد ایک تو حضرت قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم کا ذکر خیر اور دوسرے یہ دکھانا تھا کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔ کوشش اور طلب اخلاص پر مبنی ہو تو ضرور يَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ کا نظارہ دکھاتا ہے۔

ہمارے پوچھنے پر حضرت قاضی صاحب نے بتایا کہ مَیں رات دعا کر کے سویا مجھے یہ تو معلوم تھا کہ ان دنوں اہلحدیث کانفرنس ہوتی ہے مگر آپ کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی اس لئے مَیں پریشان تو تھا دعا کرتے کرتے سوگیا۔ اڑھائی تین بجے کے درمیان خواب میں آپ لوگوں کو دیکھا کہ بہت پریشان ہیں۔ گھبرا کر اٹھا، سامان تو تیار ہی رہتا تھا بس پر بیٹھا اور پہنچ گیا اور الحمدللہ عین وقت پر پہنچ گیا۔

(الفضل 9/دسمبر 1980ء صفحہ5)

مودودی نظریات سے قاضی جی کی کھلی بغاوت

روزنامہ پاکستان 28/نومبر 1996ء کی ایک سنسنی خیز خبر:۔

”پشاور (بیورو رپورٹ): جماعت اسلامی نے مودودیت سے انکار کا اعلان کردیا ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا کہ جماعت اسلامی مودودی کی جماعت نہیں نہ وہ کسی مودودی کو جانتے ہیں اور نہ ہی مولانا مودودی کے نظریات ہمارے لئے پتھر پر لکیر کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ جماعت اسلامی کے عالم دین راہنما مولانا گوہر رحمان نے اپنی تحریروں میں باقاعدہ مولانا مودودی پر تنقید کی ہے کہ درحقیقت جماعت اسلامی پر مودودیت کا الزام لگانے والے جماعت اسلامی کے مخالفین ہیں“۔

جماعت اسلامی کا مخدوش ماضی اور پُراسرار تاریک مستقبل

مودودی صاحب نے پینسٹھ برس پیشتر 25/اگست 1941ء کو اپنے خود ساختہ خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لاہور میں ایک پارٹی تشکیل دی اور اس کی نسبت پہلے دن ہی یہ اعلان فرمایا کہ:

”ہر شخص کو آگے قدم بڑھانے سے پہلے خوب سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کس خارزار میں قدم رکھ رہا ہے۔ یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں یکساں ہوں۔ نہیں، یہاں پیچھے ہٹنے کے معنی ارتداد کے ہیں“۔

(روداد جماعت اسلامی۔ جلد اول صفحہ8 ۔ناشر مکتبہ جماعت اسلامی دارالاسلام پٹھانکوٹ)

نیز فرمایا:

”مَیں جانتا ہوں کہ یہ وہ تحریک ہے جس کی قیادت اولوالعزم پیغمبروں نے کی ہے“۔ (ایضاً صفحہ17)

مودودی صاحب نے یہ تنظیم تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ کو درپردہ صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے قائم کی اور اس کے لئے انہوں نے عمر بھر وہی سیاسی ہتھیار بے دریغ استعمال کیا جو اُن کے نزدیک بھی ہمیشہ کامیاب رہا اور جس کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

”پراپیگنڈہ کے کارگر نسخوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس گروہ کو آپ زک پہنچانا چاہیں اسے پہلے ایک نام دیجئے اور تمام برائیاں جو اس کی طرف منسوب کرنا چاہتے ہوں ان سب کے معنے اس خاص نام میں پیدا کردیجئے۔ پھر اس نام کا اتنا اشتہار کیجئے کہ جہاں وہ نام لیا گیا فوراً سننے والوں کے سامنے ان ساری برائیوں کی تصویر آجائے جو آپ نے اس نام کے ساتھ وابستہ کردی ہیں۔ اس طرح لمبی چوڑی تقریروں اور تحریروں کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی بلکہ سب کی جگہ صرف ایک لفظ زبان سے نکال دینے سے کام چل جاتا ہے“۔

مودودی صاحب نے پراپیگنڈا کا یہ ہتھیار اپنے دجل وافتراء کے شاہکار رسالہ ”قادیانی مسئلہ“ میں نہایت درجہ عیاری ومکاری سے استعمال کیا ہے۔

اس نوع کے ہتھکنڈوں کی بنا پر مودودی پارٹی کے بعض چوٹی کے اہل قلم رہنماؤں نے شروع میں ہی یہ پیشگوئی کردی:

”مجھے مسلمانوں میں کسی ایسی جماعت کا پتہ نہیں جس کا کوئی اصول ہو...... یہ حق نما باطل تو ایک لمحہ بھی میدان میں ٹک نہیں سکتا...... مَیں پیشگوئی کرتا ہوں...... وہ دن دور نہیں جب یہ ساری جماعتیں اپنی ہستی باقی رکھنے کے لئے اس بات پر مجبور ہوں گی کہ ہماری سکھائی بولیوں میں سے کسی نہ کسی بولی کو اختیار کرلیں اور اپنے کھوٹے سکّوں کو ہمارے کھرے سکّوں کے ساتھ ملا کر چلانے کی کوشش کریں“۔

(روداد جماعت اسلامی۔ حصہ سوم۔ طبع اول 1945ء طبع دوم 1948ء مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ۔ لاہور)

قیام پاکستان کے بعد مودودی صاحب اور ان کے مریدان باصفا نے اقتدار کی کرسی تک پہنچنے کے بے شمار ہتھکنڈے استعمال کئے۔ انہیں یقین تھا کہ وہ احراری ایجی ٹیشن کے ہمنوا بننے کے بعد عوام میں مقبول ہوکر اپنے سیاسی مقصد کو بآسانی حاصل کرسکیں گے مگر سیدنا محمود المصلح الموعودؓ نے 1953ء میں یہ خبر دے دی کہ:

”مودودی صاحب نے قادیانی مسئلہ لکھ کر قادیانی جماعت کا بھانڈا نہیں پھوڑا اپنی اسلامی محبت کا بھانڈا پھوڑا ہے اور اپنی سیاسی سوجھ بوجھ کا پردہ فاش کیا“۔

”حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ کا حل اس طرح نہیں کیا جاسکتا جو مولانا مودودی صاحب نے تجویز کیا ہے یعنی پہلے تو احمدیوں کو اسلام سے خارج کرکے ایک علیحدہ اقلیت قرار دے دیا جائے اور پھر وہ سلسلہ شروع ہوجائے جو ایک ہزار سال سے اسلام میں چلا آرہا ہے۔ یعنی پھر آغاخانیوں کو اسلام سے خارج کیا جائے، پھر شیعوں کو اسلام سے خارج کیا جائے، پھر اہلحدیث کو اسلام سے خارج کیا جائے، پھر دیوبندیوں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں